

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

فہرنامہ

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری کے صاحبزادے مولانا قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم چہلم اختتام پذیر

اندرون و بیرونی ممالک سے علماء کی ایک بڑی جماعت کے علاوہ ملک بھر سے ہزاروں حضرات و خواتین نے بڑی عقیدت کیساتھ شرکت کی

استاذ العلماء علامہ نور حسین نقشبندی، خطیب پاکستان سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی، مبلغ اسلام سید قدا حسین شاہ حافظ آبادی

پیر طریقت سید مراد حسین شاہ سجادہ نشین درگاہ چشتیہ و باڑی، خطیب العصر مولانا مشتاق احمد سلطانی، علامہ سلیم اللہ تابانی، قائد طلبہ قاضی ستیع الرحمن

فخر القراء قاری علی اکبر نعیمی، مولانا قاضی امیر حسین گولڑوی، صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری اور علامہ ابو تراب بلوچ نے خطابات کئے

علماء نے قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے تقویٰ و پروہیزگاری، اخلاص و ولہیت، مہمان نوازی، اور شاندار دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا

مقررین نے خانقاہ قادریہ عالمیہ کی اعلیٰ دینی، روحانی اور علمی خدمات پر سجادہ نشین پیر محمد افضل قادری کے اعلیٰ کردار کی بے حد تعریف کی، مقررین نے زور دیا کہ تمام سجادہ نشین حضرات کو خانقاہوں میں نیک آباد شریف کی طرح تعلیم و تربیت کا شاندار انتظام کرنا چاہئے۔ علماء نے کہا: جامع مسجد عید گاہ نیک آباد اور اسکے مین گیٹ، دروازے و کھڑکیوں کی الومونیم اور گرین شیشہ سے تیاری، جامعہ قادریہ عالمیہ کے غوث اعظم بلاک کی تکمیل، شریعت کالج طالبات اور اسکے سیدہ آمنہ بلاک و باب غوث اعظم کی تکمیل اور قرآن محل و مزارات کی تعمیرات و دیگر کارنامے پیر محمد افضل قادری صاحب کی دین سے محبت اور اسلامی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ختم چہلم میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت کی سرپرستی میں ملک کے اندر بڑھتی ہوئی فحاشی و بے حیائی پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا اور حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچائیں اور حدود اللہ پھلانگنے سے باز رہیں اور مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔

پیر صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں: چوہدری پرویز الہی وزیر اعلیٰ پنجاب

سنی علماء و مشائخ نے پاکستان بنانے میں مسلم لیگ کی سرپرستی کی تھی، اب بھی علماء و مشائخ پاکستان کے استحکام و ترقی کیلئے اپنا کردار پیش کریں

علماء دین کا مقام بہت اونچا ہے کیونکہ دین اسلام علماء کرام کی وجہ سے زندہ ہے اور علماء کی وجہ سے لوگ اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہوتے ہیں

پیر صاحب کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد پوری دنیا میں اسلام کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں، گجرات کو اس پر فخر ہے: وزیر اعلیٰ

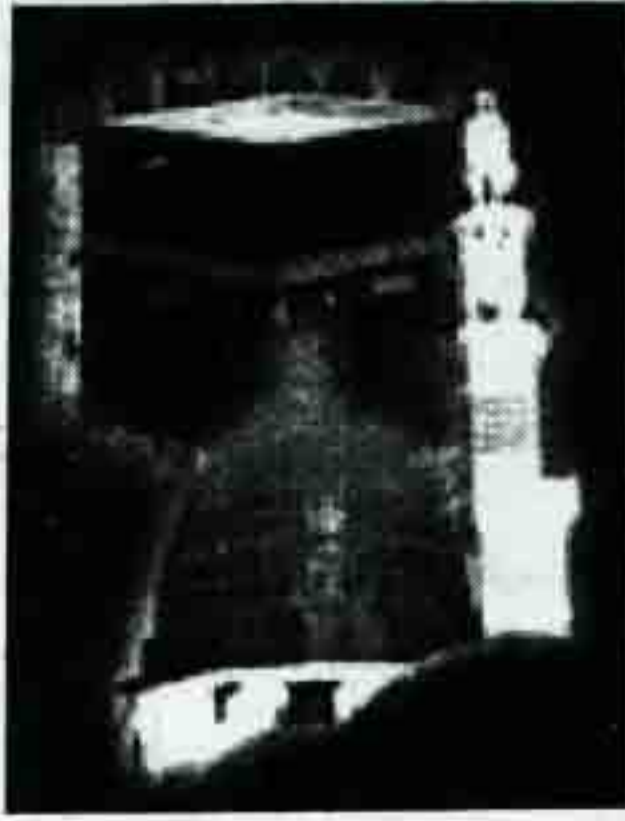
جامعہ قادریہ عالمیہ میں 550 طالبات اور 250 طلبہ کیلئے فری خوراک فری رہائش اور فری تعلیم کیساتھ ساتھ کمپیوٹر اور جدید تعلیم کا انتظام کرنے پر ادارہ کے سربراہ پیر محمد افضل قادری اور ان کے رفقاء کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں، اندرون و بیرون ملک 250 برانچیں عظیم دینی کارنامہ ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الہی نے نیک آباد میں عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کے بیٹے مولانا قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ خوانی کے بعد ان خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ضلع گجرات کے سینکڑوں علماء و مشائخ اور جامعہ قادریہ عالمیہ کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ گجرات انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور معززین شہر بھی موجود تھے۔

پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے کھانا مارا کر کے دنیا و آخرت کی سعادت سے ہمہ درہمیں: پیر صاحب کا وزیر اعلیٰ سے مطالبہ

پیر محمد افضل قادری صاحب کا دورہ مظفر آباد باغ و مانسہرہ، 70 متاثرہ مساجد، مدارس و علماء کی نقد مالی امداد کی

عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی امیر حضرت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مظفر آباد باغ اور مانسہرہ کے زلزلہ زدہ علاقوں کا دورہ کیا، کشمیر کے 34 دینی مدارس اور مانسہرہ و بٹ گرام صوبہ سرحد کے 21 دینی مدارس میں پانچ ہزار روپے سے بیس ہزار روپے تک ابتدائی امداد تقسیم کی جبکہ پندرہ مستحق اساتذہ و امام مسجدوں کی مالی امداد بھی کی۔ اس موقع پر جامعہ برکاتیہ مظفر آباد میں آزاد کشمیر کے علماء و مشائخ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے زور دیا کہ وہ مساجد اور مدارس کی بحالی کیلئے ہر ممکن کوشش کریں اور عبادت اور دینی تعلیم کے نظام کو ہر حال میں بحال کریں۔ کشمیر اور سرحد کے علماء و مشائخ نے زلزلہ میں شہید ہونے والی سینکڑوں مساجد و مدارس کی تعمیر نو اور عارضی شیلٹرز کیلئے فوری امداد کی اپیل کی جس کے جواب میں پیر صاحب نے مساجد اور مدارس کی تعمیر نو اور عارضی شیلٹروں اور ایک سال کیلئے اساتذہ و امام مسجدوں کی تنخواہوں کیلئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی اور اس کیلئے ایک ایکشن کمیٹی فوری طور پر قائم کر دی۔ پیر محمد افضل قادری صاحب نے کہا: چونکہ مساجد اور دینی مدارس کی بحالی و تعمیر حکومت کے پروگرام میں شامل نہیں لہذا مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ زلزلہ زدہ علاقہ جات کے اس اہم کام کیلئے اپنا کردار پیش فرمائیں اور اس سلسلہ میں عالمی تنظیم اہلسنت سے رابطہ کریں۔



اصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ولی آگ وصحاہک یا حبیب اللہ انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت و شریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اردو / English

ذوالحجہ 1426ھ
جنوری 2006ء

آواز اہلسنت

اہل حق اور اہل جنت
کا ترجمان

گجرات پاکستان

مقام اشاعت: ”مرکز اہلسنت“ نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بانی پاس روڈ گجرات، پاکستان

ذمہ سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد اسلم قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

رسالہ ثواب: مقررین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، و جمع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں: صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ دیورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالرنی آرڈر کریں۔

اداریہ مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکوشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کپھڑگلگ: راجیل رادف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بانی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-3521401-053 فیکس: 3511855 ای میل: monthly@ahlesunnat.info



رسول مقبول ﷺ



باری تعالیٰ

ہو سامنے روزے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے
یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے

ہو جائیں ہمارے دل روشن چہرے ہوں ہمارے نورانی
اس نور کے سینے کا جلوہ جب سینہ بہ سینہ آجائے

سرکار بلائیں ہم جائیں پھر اپنا نصیبہ کھل جائے
جھک جائیں عقیدت کی نظریں جب سامنے روضہ آجائے

نہ مال و زر کی خواہش ہے نہ حاجت دنیا ہے مجھ کو
بس سامنے میری نظروں کے سلطان مدینہ آجائے

احسان کی بگڑی بن جائے مشکل نہ رہے غم نہ رہے
رحمت کا اشارہ ہو جائے رحمت کا قرینہ آجائے

خدائے کون و مکاں سب کا پاسباں تو ہے
کریم و رازق و خلاق انس و جان تو ہے

روش روش ترے حسن و جمال سے روشن
چمن میں رنگ، گل و لالہ سے عیاں تو ہے

جلی ہے شان تری، ہے خفی ترا اعجاز
جہاں میں برتر از اندیشہ و گماں تو ہے

عجیب ہے تیرے جمال و جلال کا عالم
ہر ایک موج میں ہر برق میں رواں تو ہے

خدائے پاک کی تعریف میں ہے حرف سخن
نصیر آج خود اپنے پہ مہرباں تو ہے

پیشکش: ”قادری نعت کونسل“ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے
☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں
☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف و نحو ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی و البیان، علم التجوید و القراءت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورہ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 550 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے
☆ شعبہ طالبات "شریعت کالج طالبات" کی پرنسپل محترمہ ر۔ ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆ **شاخیں:** "جامعہ قادریہ عالمیہ" اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆..... "جامعہ قادریہ عالمیہ" کا عظیم الشان "غوث اعظم بلاک" مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆..... "شریعت کالج طالبات" کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆..... "جامع مسجد عید گاہ، تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆..... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچھری چوک سے متصل چوہدری ظہور الہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے "جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)" کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور "جامع مسجد ختم نبوت" کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆..... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بانی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆..... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

☆ احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پر خلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر: **محمد امجد علی قادری**

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090

حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد و مدارس کثیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب

نمبر	موضوع	تعداد
1	جنوری 2006ء	1
2	نیوز ایڈیٹر
3	ماہنامہ ”آواز اہل سنت“
4	پیشکش: ”قادری نعت کونسل“
5	ادارہ
7	=
8	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری
19	=
23	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری
27	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ
30	مولانا غلام مرتضیٰ ساقی
35	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب
37	انتخاب: پروفیسر بشیر احمد مرزا
41	Allama Sajid ul Hashemi Teachings of Islam (English)
42	از قلم: پروفیسر فیضان رسول فیضان ترانہ ”عالمی تنظیم اہل سنت“
43	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ

ماہنامہ ”آواز اہل سنت“ میں موجود تحریریں جنید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

باڑہ میں دہشت گردی کون کر رہا ہے؟

۱۵

پشاور کے قریب باڑہ کے علاقہ میں مولوی منیر شا کرنامی ایک شخص جس کا تعلق دیوبندی (پنج پیری) فرقہ سے ہے، غیر قانونی ریڈیو ایف ایم کے ذریعے انتہائی دل آزار تقریریں کر رہا ہے۔ اس شخص نے دیگر مفسدانہ فتوؤں کے علاوہ ایک فتویٰ یہ بھی دیا ہے کہ ”یار رسول اللہ کا نعرہ لگانا شرک ہے اور زنا سے بڑا گناہ ہے۔ لہذا یار رسول اللہ کا نعرہ لگانے والے باڑہ سے نکل جائیں وگرنہ ان مشرکوں پر گرنیڈ چلا کر انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔“ العیاذ باللہ من ذالک!

نیز پتہ چلا ہے کہ یہ دہشت گرد مولوی منیر شا کرنامی ایک سپاہ تیار کر رہا ہے اور اس سپاہ کو سوادا عظیم اہلسنت کے کچلنے پر براہیختہ کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں بڑے مسلح اجتماعات کر کے سوادا عظیم اہلسنت کو کھلی دھمکیاں دے رہا ہے۔ جبکہ فوج اور وفاقی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی موثر اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

جبکہ نعرہ رسالت یار رسول اللہ سنت صحابہ سے ثابت ہے۔ صحیح مسلم، اور مسند ابویعلیٰ میں ہے کہ ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے:

”فصعد الرجال والنساء فوق البيوت و تفرق الغلمان والخدم في الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله“
ترجمہ: ”مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ یا محمد! یا رسول اللہ! پکار رہے تھے۔“
حوالہ: ”صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب فی حدیث الهجرة، جلد: 2، حدیث: 5329.
حوالہ: ”مسند ابویعلیٰ، مسند ابوبکر، جز نمبر صفحہ نمبر 107، حدیث نمبر 116.
اسی طرح نماز کے اندر ”السلام علیک ایہا النبی“ پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے مشروع ہے اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک دنیا بھر کے مسلمان دنیا بھر سے نبی اکرم ﷺ کو دور سے پکار کر نماز میں سلام عرض کرتے ہیں۔
مولوی منیر شا کرنامی کے فتویٰ کے مطابق خیر القرون سے لے کر آج تک روئے زمین کے مسلمان زنا سے بڑا گناہ کر رہے ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک!

ہم حکومت پاکستان سے نہایت اخلاص کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس گستاخ رسول مولوی کے خلاف 295/C کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ اس کے غیر قانونی ریڈیو ایف ایم کو ضبط کیا جائے۔ اس کی سپاہ کی بلا تاخیر سرکوبی کی جائے اور جو قوتیں اس کی پشت پناہی کر رہی ہیں، کسی فوجی ایجنسی کے ذریعے تحقیقات کر کے ایسی ملک دشمن قوتوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے!!!

بصورت دیگر بہت جلد سنی و ہابی فسادات پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لینگے اور وطن عزیز کا امن و امان تباہ ہو جائیگا، جسکی ذمہ داری نہ صرف مولوی منیر شا کرنامی پر ہوگی بلکہ فوج اور حکومت بھی اس صورتحال کی ذمہ دار ہوگی!

وما علینا الا البلاغ المبین!

درس قرآن

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

شاروغ ابن ارغواہن فالح ابن عابر ابن شالخ ابن ارغشذ ابن
سام ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشخ ابن اوریس علیہ
السلام ابن یارد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث
علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام۔ (2)

مشرک آذر آپ کا چچا تھا:

قرآن مجید میں ہے:

”واذا قال ابراہیم لابیه آذر اتخذ اصناما“

الہة انی ارک و قومک فی ضلال مبین۔ (3)

ترجمہ: ”اور (اے محبوب ﷺ یاد کرو) جب

ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کہا: کیا تم بتوں کو خدا بناتے
ہو؟ بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں
پاتا ہوں۔“

اس آیت سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ

مشرک آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد تھا لیکن
تحقیق اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
والد کا نام تارخ تھا اور وہ موحد (توحید پرست مسلمان) تھے
اور مشرک آذر آپ کا چچا تھا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔“

قال اسی جاعلک للناس اماما۔ قال و من ذریتی۔ قال
لا ینال عہدی الظالمین۔ (1)

ترجمہ: ”اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے

چھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں،
فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں، عرض کی
اور میری اولاد سے، فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔“

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

آیت مبارکہ کے تحت تفسیری فوائد بیان کرنے
سے پہلے خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر سوانح
حیات اور آپ کی سیرت طیبہ پر نہایت اختصار کے ساتھ
روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

آپ کا نسب اس طرح ہے:

ابراہیم علیہ السلام ابن تارخ ابن ناحور ابن

حوالہ 1: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 124۔

حوالہ 2: ”تاریخ ابن عساکر“۔

حوالہ 3: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 74۔

☆ حافظ ابن کثیر دمشق لکھتے ہیں:

”جمہور علماء نسب بشمول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سب اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تاریخ تھا، اور اہل کتاب بھی تاریخ بتاتے ہیں۔“ (4)

مشرک آذر کے چچا ہونے اور ابراہیم علیہ السلام کے والد تاریخ ہونے کی مضبوط ترین اور ناقابل تردید دلیل یہ حقائق ہیں:

☆ امام ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں صحیح سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود ٹھنڈی ہو گئی تو آذر نے کہا میری وجہ سے ان سے عذاب دور کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آگ کی ایک چنگاری بھیجی جو آذر کے پیر پر لگی اور آذر کو جلادیا۔

☆ امام ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آذر کیلئے استغفار کرتے تھے اور جب وہ مر گیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ نے اس کے بعد اس کیلئے استغفار نہیں کی۔

☆ اس آگ والے واقعہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 37 سال تھی۔ (5)

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت فرمائی اور حزان چلے گئے، پھر اردن تشریف لے گئے، پھر مصر چلے گئے، پھر شام کی طرف لوٹے اور پھر آخر کار

فلسطین میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں امام ابن سعد کے مطابق 90 سال کی عمر میں آپ کے ہاں حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو پھر آپ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہما کو خانہ کعبہ کے پاس جہاں اس وقت جنگل تھا چھوڑ دیا اور دعاء کی:

”ربنا انی اسكنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم.“ (6)

ترجمہ: ”اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔“

اور پھر اس کے بعد یہ دعا کی:

”ربنا اغفر لی والوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب.“ (7)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔“

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چچا آذر کی وفات اور اس سے مکمل بیزاری کا اعلان کرنے کے 53 سال بعد اپنے والدین کی مغفرت کی دعاء کر رہے ہیں اور والدی پر مومنین کا عطف ڈال کر سب کیلئے مغفرت کی دعاء کر رہے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپ کے والد ”مشرک آذر“ کے علاوہ اور شخص تھے اور وہ بچے موحد تھے۔ جن کیلئے آپ نے دعاء

حوالہ 4: ”البدایہ والنہایہ“ جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 142. حوالہ 5: ”طبقات ابن سعد“.

حوالہ 6: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37.

حوالہ 7: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 41.

فرمان اور اس دعا کو قیامت تک نماز میں شروع و مسنون بھی کر دیا گیا۔

مشرک آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد نہ تھا مگر دلائل کے علاوہ یہ حدیث نبوی بھی اس پر قوی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات.“ (دلائل النبوة)

ترجمہ: ”یعنی ہمیشہ سے مجھے پاک باپوں کی پشتوں سے پاک ماؤں کے رحموں میں منتقل کیا گیا۔“

ظاہر ہے آذر مشرک تھا اور

”انما المشرکون نجس.“ (8)

کے تحت وہ نجس تھا لہذا وہ طاہرین میں سے نہ تھا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد سمیت نبی اکرم ﷺ کے تمام آباء کرام حدیث کی رو سے طاہرین (پاکبازوں) میں سے تھے۔ رہا یہ سوال کہ آیت بالا ”واذ قال ابراہیم لابنہ آذر“ میں مشرک آذر کو حضرت ابراہیم کا اب (باپ) کہا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کلام عرب میں اب (باپ) کا اطلاق والد کی طرح چچا پر بھی کیا جاتا ہے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 133 میں حضرت اسمعیل کو اولاد یعقوب کا باپ فرمایا گیا حالانکہ وہ ان کے چچا تھے۔

اور حدیث پاک میں بھی ہے:

”ردوا علی ابی عباس.“ (9)

ترجمہ: ”میرے باپ (عباس) کو میرے پاس لاؤ“

اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا عباس کو اب (باپ) قرار دیا ہے۔ لہذا آیت مبارکہ میں لابیہ آذر سے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا آذر مراد ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی سیرت طیبہ کا اجمالی خاکہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً 3337 سال بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 2160 سال قبل عراق کے قدیم تاریخی شہر بابل کے نواح (توریت کے مطابق اور، بعض نے کوئی، الورقاء اور سوس وغیرہ بتایا ہے) میں ہوئی، اس وقت نمرود املیس کی دنیا بھر میں حکومت تھی۔ ہر طرف کفر و شرک کا دور دورہ تھا۔ آپ کا چچا آذر شاہی خاندان کا مقرب اور بت پرست، بت گر اور بت فروش تھا۔ لوگ نمرود کی پرستش کرتے تھے اس کے علاوہ چاند سورج ستاروں اور بتوں کی پوجا پاٹ بھی عام تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا سمیت دنیا بھر کے مشرکین و کفار کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا۔ ایک مرتبہ کفار کے میلے کا دن تھا اور کفار نے بتوں کو خوب خوب سجا کر بت خانہ میں رکھا ہوا تھا۔ تو امام الجاہدین حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں تشریف لے گئے اور تمام بتوں کو ریزہ ریزہ کر کے کلبھاڑا سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا تا کہ مشرکین بڑے بت کی طرف رجوع کریں اور ان پر بتوں کا عجز واضح ہو۔ (10)

حوالہ 08 ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 10، سورہ توبہ، آیت نمبر 28۔

حوالہ 09 ”مصنف ابن ابی شیبہ، شرح معانی الآثار طحاوی۔

حوالہ 10 ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 17، سورہ انبیاء، آیت نمبر 51 یا 72۔

میں آباد کیا۔ جن کی اولاد سے ہزارہا انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور پھر بالآخر نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے دین ابراہیمی کو بنیاد بنا کر عالمگیر دین اسلام کی تکمیل فرمائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے 175 اور ایک روایت کے مطابق 200 سال عمر پائی اور فلسطین کے الخلیل نامی شہر کی ایک مکفیلہ نامی غار میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر گنبد کی تعمیر
ڈاکٹر شوقی ابوالخلیل نے اطلس القرآن میں معجم البلدان کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے آپ کی قبر پر قبہ نما چھت تعمیر کی۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ قبور صالحین پر چھت اور قبہ تعمیر کرنا سنت انبیاء ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبور مبارکہ پر بھی دور صحابہ کرام سے لے کر آج تک شاندار قبہ کی تعمیر بار بار کی گئی ہے جس سے قبور صالحین پر قبہ جات کی تعمیر کا جواز صدیوں سے امت مسلمہ اور بالخصوص خیر القرون کے مسلمانوں کے عمل سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

لہذا صالحین کی قبور پر قبہ تعمیر کرنا بدعت نہیں بلکہ علماء نجد نے 14 ویں صدی ہجری میں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں صحابہ کرام اور اہل بیت رسول کے مزارات سے قبہ جات مسمار کر کے کوئی دینی خدمت انجام نہیں دی بلکہ صحابہ و اہل بیت رسول کی قبروں کی بے حرمتی کر کے یہود و نصاریٰ کی رضا حاصل کی ہے۔

آپ نے اپنے چچا، بت پرستوں، ستارہ پرستوں اور مطلق العنان بادشاہ نمرود کے ساتھ مناظرے کر کے بڑے بڑے انوکھے انداز میں استدلال کر کے عقیدہ توحید کی حقانیت واضح فرما کر مشرکین کو مبہوت کر دیا۔

تفصیل کیلئے دیکھئے: سورۃ انبیاء، آیت نمبر 51 تا 72۔ سورہ انعام، آیت نمبر 74 تا 83۔ سورہ بقرہ، آیت نمبر 258۔ سورہ شعراء، آیت نمبر 69 تا 89۔

بالآخر نمرود بادشاہ نے آتشکدہ تیار کر کے آپ کو آگ میں جلانے کے احکام صادر کر دیئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قلنا یانار کونی برداً و سلماً علی ابراہیم“
ترجمہ: ”ہم نے فرمایا: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔“ (11)

چنانچہ وہ آتشکدہ آپ کے لئے گلزار بن گیا۔ اس کے بعد آپ نے حران، اردن، مصر، شام اور فلسطین ہجرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے میں حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام عطا فرمائے جن کی اولاد سے بعد میں تمام انبیاء پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار خدام اور لاتعداد مال مویشی کی صورت میں آپ کو بے پناہ دولت عطا فرمائی اور آپ نے بھی فیاضی اور مہمان نوازی کی حد کر دی اور مکارم اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کئے۔

آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسمعیل کو خانہ کعبہ کے پاس آباد کیا جہاں اس وقت بے آب و گیاہ جنگل تھا۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قبیلہ جرہم میں شادی کی اور مکہ مکرمہ شہر آباد ہوا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کو فلسطین

☆

”واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن.“

ترجمہ: ”اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔“

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

”ابتلی“ بلو یا بلاء سے بنا ہے۔ ابتلی کا معنی

ہے آزمائش کی، امتحان لیا وغیرہا۔

اللہ تعالیٰ کبھی مصائب و بلیات کا نزول کر کے

امتحان لیتے ہیں، کبھی بندے کو تکلیف و مشقت کے ذریعے

آزماتے ہیں اور کبھی انعامات کر کے امتحان لیتے ہیں۔ اور

اس طرح بندے کے خلوص، صبر، شکر ایثار اور استقامت

وغیرہ شانوں کو دوسرے لوگوں پر واضح فرما کر امتحان میں

کامیاب ہونے والے اپنے بندے کے مراتب بلند فرماتے

ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے کہ اسے کسی

کی اندرونی حالت کا علم نہ ہو اور وہ امتحان کے ذریعے کسی

کی استعداد و قابلیت کو معلوم کرے۔

معزلہ اور نجدی فکر کے علماء کا خطرناک نظریہ

عقیدہ توحید کے ضمن میں اسلام کا ایک اہم

عقیدہ یہ بھی ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا

ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے، سب اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی

میں ہے اور ہر غیب و شہادت ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی

میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کسی چیز کو

جانے یا معلوم کرے۔ لیکن فرقہ معزلہ اور اس دور کے کئی

ایک دیوبندی وغیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) کا عقیدہ ہے

کہ امتحان اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اشیاء منکشف

ہوں اور جس چیز کا اسے پہلے علم نہ تھا اس کا علم اسے حاصل

ہو۔ العیاذ باللہ من ذالک!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا للنعم

من يتبع الرسول ممن ينقلب على عقبيه.“ (12)

کے تحت ترجمہ قرآن کرتے ہوئے مولانا وحید

الزمان (اہلحدیث) نے لکھا ہے:

”جس قبلہ پر تو پہلے تھا (یعنی کعبہ) ہم نے اس کو

(دوبارہ) مقرر کر دیا اس کی غرض یہ تھی کہ ہم کو یہ بات

کھل جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون

اٹنے پاؤں پھر جاتا ہے۔“

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولانا اشرف علی

تھانوی نے اس کا ترجمہ یوں کیا:

”اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے (یعنی بیت

المقدس) وہ تو محض اس مصلحت کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم

ہو جائے کہ کون رسول اللہ ﷺ کا اتباع اختیار کرتا ہے

اور کون پیچھے ہٹتا ہے۔“

مدرسہ دیوبند کے پرنسپل اور دیوبندیوں کے شیخ

الہند نے ترجمہ کیا:

”اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو

تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گار رسول

کا اور کون پھر جائے گا اٹنے پاؤں۔“

یہ ترجمہ سعودی حکومت نے چھاپ کر حجاج اور

معتزمین میں خوب تقسیم کیا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ

علماء نجد اس ترجمہ سے متفق ہیں۔

دیوبندیوں کے بیچ پیری و غلام خانی گروہ کے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے امتحانات کا مختصر تذکرہ:

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی سخت آزمائشوں سے عبارت ہے۔ آپ نے ہر امتحان میں اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”فاتمھن۔“ (14) ترجمہ: ”آپ نے تمام کلمات (اوامر و نواہی) کو کما حقہ پورا کر دیا۔“

اب ہم ذیل میں آپ کے امتحانات کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں

کفر و شرک کا ابطال

اور پوری قوم سے ٹکراؤ کا امتحان

آج ایک ارب سے زائد مسلمان کفار سے خائف ہیں، لیکن امام الجاہدین حضرت ابراہیم علیہ السلام تنہا اپنے خاندان پوری قوم اور مطلق العنان جابر بادشاہ نمرود کے مقابلے میں ڈٹ گئے اور ہر سطح پر کفر و شرک کی اعلانیہ مخالفت کی۔ کفار پر عقلی دلائل کے ساتھ بھی واضح فرمایا کہ یہ بت سننے، جواب دینے، دیکھنے اور اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔ آپ کے چچا آذر نے کہا:

”یا ابراہیم لان لم تنتہ لارجمنک۔“

ترجمہ: ”اے ابراہیم اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر کے ہلاک کر دوں گا۔“ (15)

نمرود نے آپ کو زندہ جلانے کیلئے بہت بڑا آتشکدہ تیار کرایا لیکن پھر بھی آپ کفر و شرک کے ابطال پر ڈٹے رہے۔

رخیل مولانا حسین احمد آف واں پچھراں اپنی تفسیر ”بلغۃ بحیران“ صفحہ نمبر 157، 158 پر اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی میں معتزلہ کا نظریہ اور اس نظریہ باطلہ کی تائید اس طرح تحریر کی:

اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے۔ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا اور آیات آتیہ جیسا کہ ولیعلم الدین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک! ہ چند مثالیں تمہیں دگر نہ قرآن مجید میں دگر عدد مقامات پر بھی نجدی فکر کے علماء نے اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی کی ہے۔

الحمد للہ! اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام عالم الغیب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”عالم الغیب والشہادۃ وهو الحکیم حسیر۔“

ترجمہ: ”ہر غیب و شہادت کو جاننے والا ہے اور

حکمت والا خبردار۔“ (13)

غیب کا اطلاق جس طرح چھپی ہوئی اشیاء پر ہوتا ہے اسی طرح جو کچھ ابھی معرض وجود میں نہیں آیا یعنی بدوم ہے اس پر بھی غیب کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ امتحان خود جاننے کیلئے نہیں ہوتا بلکہ دوسرے بندوں پر اپنے کسی بندے کی شان واضح کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

13- القرآن مجید“ پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 73.

14- القرآن مجید“ پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 124.

15- القرآن مجید“ پارہ نمبر 16، سورہ مریم، آیت نمبر 46.

اس طرح اپنے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے اوامر پر عمل کرنے کا حق ادا فرمایا جس سے مسلمانوں اور بالخصوص علماء و مشائخ کو درس لینا چاہئے!!!

نجدی علماء کا ابراہیم علیہ السلام پر الزام شرک

بابل میں مشرکین کی ایک جماعت ستاروں، چاند اور سورج کی پوجاری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انعام: 77، 78، 79، 80) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ستارہ پرستی کے خلاف شاندار استدلال کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے ستارہ، چاند اور سورج کے پرستاروں کو لٹکارا اور فرمایا:

”ہذا ربی؟“

ترجمہ: ”اسے میرا رب ٹھہراتے ہو۔“

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اور پھر فرمایا: ”لا احب الاقلین۔“

ترجمہ: ”میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا“

یعنی ستارے چاند اور سورج طلوع اور غروب

ہوتے ہیں۔ ان میں تبدیلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ لہذا یہ خود

کسی موجد و مدبر کے محتاج نظر آتے ہیں۔ لہذا یہ الہ نہیں

ہو سکتے۔ پھر فرماتے ہیں:

”یقوم انی بری مما تشرکون۔ انی وجہت

وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من

المشرکین۔“ (16)

ترجمہ: ”اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے

جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا

جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں

مشرکوں میں سے نہیں۔“

(ترجمہ کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

لیکن حیرت ہے نجدی فکر کے علماء نے ”ہذا

ربی“ کا ترجمہ استفہام انکاری (اسے میرا رب ٹھہراتے ہو

کی صورت میں کرنے کی بجائے خبر (یہ میرا رب ہے)۔

انداز میں کر کے قاطع شرک حضرت ابراہیم علیہ السلام

شرک کرنے کا الزام لگایا ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک

ہذا ربی کے تحت نجدی علماء کے ترجمے:

..... کہا یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ مودودی بانی جماعت اسلامی

..... لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے۔

(ترجمہ اہلحدیث شمس العلماء، حافظ نذیر احمد دہلوی

..... یہ میرا پروردگار ہے۔

(ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری

..... یہ ہے رب میرا۔ (ترجمہ دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی

محمود الحسن پرنسپل مدرسہ دیوبند مطبوعہ حکومت سعودی عرب)

..... یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

..... یہ میرا رب ہے۔

(ترجمہ قرآن حکومت سعودی عرب)

نجدی علماء کے ان تراجم سے واضح ہے کہ ستارہ

چاند اور سورج کے طلوع سے لے کر غروب ہونے کی

مدت تک حضرت ابراہیم شرک رہے اور اسکے بعد انہوں

نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ

آپنے ایک لمحہ بھر شرک نہیں کیا اور یہی شان نبوت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

پر نجدیوں کے الزام شرک کا رد:

سورہ انعام میں ان آیات سے پہلے والی آیت نمبر

76 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَكذٰلِكَ نُرِي اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ

سَمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنُ مِنَ الْمَوْقِيْنِ.“

ترجمہ: ”اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے

ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ

الیقین والوں میں ہو جائے۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کے بعد ستارہ، چاند اور سورج کا واقعہ

بیان کیا:

”فلما جن علیہ اللیل“

ترجمہ: ”پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے فا کے ساتھ ستارہ چاند اور

سورج کا واقعہ شروع کیا۔ لغت عرب میں فا تعقیب مع

صل کیلئے آتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے حضرت

ابراہیم کو آسمان و زمین کی ملکوت دکھا کر ان کا ایمان عین

یقین (ایمان کا اعلیٰ ترین درجہ) تک پہنچایا اور اس کے بعد

سورج چاند اور سورج کے واقعات درپیش آئے۔ لہذا

حضرت ابراہیم علیہ السلام ان واقعات کے وقت پہلے ہی سے

ان کے اعلیٰ ترین درجے عین یقین پر فائز تھے تو وہ ستارہ

چاند اور سورج کو اپنا رب کہہ کر کس طرح شرک کا

کتاب کر سکتے تھے۔

نیز یہ کہ امت کے علماء حتیٰ کہ عصمت انبیاء کے

مختلف فرقہ معزلہ کے علماء بھی اس امر پر متفق ہیں کہ انبیاء

رام علیہم السلام اعلان نبوت سے پہلے اور اعلان نبوت کے

بعد کفر و شرک سے معصوم ہوتے ہیں۔ لیکن سخت تأسف

ہے کہ نجدی علماء عصمت انبیاء کے مسئلہ میں فرقہ معزلہ

سے بھی آگے نکل گئے۔ العیاذ باللہ من ذالک!

ہجرت کا امتحان:

جب نمرود کے آتشکدہ سے باہر تشریف لائے تو

بابل سے ہجرت کرنے کا حکم ملا تو آپ نے اپنی بیوی

حضرت سارہ اور اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے ہمراہ

حران ہجرت فرمائی، پھر حران سے شام چلے گئے پھر مصر چلے

گئے، مصر سے واپس شام آئے اور پھر فلسطین میں اقامت

پذیر ہوئے۔

بیٹے اور بیوی کو بے آب و گیاہ

وادی میں چھوڑنے کا امتحان:

فلسطین میں طویل عرصہ دعاؤں کے بعد 90 سال

کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند (حضرت اسمعیل علیہ

السلام) عطا فرمائے۔ اس وقت خانہ کعبہ کی دیواریں طوفان

نوح کی وجہ سے گر چکی تھیں اور بنیادیں مٹی کے اندر چھپ

گئی تھیں۔ اس وقت مکہ مکرمہ کا شہر بھی نہیں تھا۔ یہ جگہ

بے آب وادی کی صورت میں تھی (اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا

کہ اپنے بیٹے اسمعیل علیہ السلام) اور ان کی والدہ حضرت

ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو اس وادی میں چھوڑ کر واپس فلسطین

آجاؤ۔

اس امتحان میں بڑی حکمت یہ تھی کہ حضرت

اسمعیل علیہ السلام بڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر نو کریں

گے اور مکہ مکرمہ شہر کی بنیاد رکھیں گے۔ چنانچہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی

اور اپنی بیوی و بیٹے کو خانہ کعبہ کے پاس چھوڑ کر واپس

فلسطین چلے گئے اور واپسی کے وقت یہ دعاء فرمائی:

”ربنا انی اسکت من ذریتی بواد غیر ذی
زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل
افئدة من الناس تهوی الیہم وازقہم من الثمرات
لعلہم یشکرون۔“ (17)

ترجمہ: ”اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد
ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں، تیرے رحمت
والے گھر کے پاس، اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز
قائم رکھیں، تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل
کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان
مانیں۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے
پانی کی تلاش کیلئے صفاومرودہ دو پہاڑیوں میں سات بار سعی کی تو
آب زمزم کا چشمہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قدموں کے
نیچے سے ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بندی حضرت ہاجرہ رضی اللہ
عنہا کے قدموں کے نشانات صفاومرودہ کو ”شعائر اللہ“ کا درجہ
حاصل ہوا اور صفاومرودہ کے درمیان آپ کی سنت سعی کو حج و
عمرہ میں ایک عبادت کا درجہ دے دیا گیا۔ (18)

پیارے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا امتحان

جب حضرت اسمعیل علیہ السلام سعی (چلنے اور
کام کاج کرنے) کی عمر کو پہنچے تو خواب میں آپ کو ذبح
کرتے دیکھا، چوں کہ پیغمبر کا خواب وحی کی ایک قسم ہے
لہذا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ لے گئے، بیٹے کو

حکم خدا سے آگاہ فرمایا۔ فرماں بردار بیٹے نے حکم خدا
تعمیل پر مکمل رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ آپ اپنے
خوبصورت بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر ذبح کرنے لگے
چھری نے کام نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک مینڈھ
ذبح کیلئے نازل فرمایا۔ دیکھئے سورہ صافات آیت: 102-103
اللہ تعالیٰ نے آپ کی یادگار قربانی کو بعد
آنے والی امتوں میں مشروع فرمادیا۔ صحابہ کبار نے پوچھا
یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی حقیقت کیا ہے تو آپ ﷺ
نے فرمایا:

یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت
ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اس میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے
فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا ثواب۔“ (19)

بڑی عمر میں ختنہ کرنے کا امتحان:

جب آپ کو بڑی عمر میں ختنہ کا حکم دیا گیا تو
چوں کہ بالغ کیلئے شرم گاہ کو چھپانا فرض ہے لہذا آپ نے
کسی سے ختنہ کرانے کی بجائے خود تیشے سے ختنہ کر لیا اور
بلا تاخیر تعمیل فرمادی۔

کلمات کے بارے میں اقوال مفسرین:

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کلمات سے
کو کب، قمر، شمس، نار، ذبح اسمعیل، ہجرت اور ختنہ کے
امتحانات مراد لئے ہیں۔

☆ ابن جریر طبری نے اپنی سند سے حضرت عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کلمات سے

حوالہ 17: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37.

حوالہ 18: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 158.

حوالہ 19: ”سنن ابن ماجہ“ کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، حدیث نمبر 3118، صفحہ نمبر 226.

مراد وہ تمام اوامر و نواہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی ہیں۔

سخت آزمائشوں کیساتھ لفظ رب کیوں استعمال فرمایا

آیت مذکورہ میں سخت ترین امتحانات اور بلیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے صفاتی ناموں میں سے رب کا لفظ استعمال فرمایا۔ جس میں اشارہ ہے کہ بندے پر مصائب و بلیات اور آزمائشوں کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے قہر و غضب نہیں بلکہ رب کریم کی طرف سے بندے کی روحانی پرورش اور اسے کمال تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں کیوں کہ مصائب و بلیات میں صبر کرنے اور امتحانات میں کامیاب ہونے سے بندہ کے گناہ معاف کر کے اس کے درجات و مراتب کو بلند کر دیا جاتا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت داتا گنج بخش جویری رحمۃ اللہ علیہ اہل اللہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

”نحن نفرح بالبلاء كما يفرح اهل الدنيا بالنعم“
ترجمہ: ”ہم لوگ آزمائش پر اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح دنیا دار لوگ نعمتوں کے حصول پر خوش ہوتے ہیں۔“

☆ ”قال انى جاعلك للناس اماما.“

ترجمہ: ”فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

امام کا لغوی معنی ہے: جس کی اقتداء کی جائے چاہے وہ حق ہو یا باطل۔

لیکن شرع شریف میں امام وہ ہے جس کی امور دین میں اتباع اختیار کی جائے۔ اور اس کا مصداق انبیاء کرام، خلفاء راشدین، قضاة اسلام، ائمہ دین (مجتہدین،

مراد دس خصال و فطرت ہیں (۱) کلی کرنا، (۲) ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا، (۳) سر کی مانگ، (۴) مونچھیں کٹانا، (۵) مسواک کرنا، (۶) ختنہ، (۷) زیر ناف بال اکھیڑنا (۸) ناخن کٹوانا، (۹) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔

☆ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں داڑھی بڑھانا اور بغل کے بال نوچنا بھی ہے۔

☆ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ کلمات سے مراد 30 چیزیں ہیں۔ 10 سورۃ برأت کی آیت نمبر 112 میں، 10 سورۃ احزاب کی آیت نمبر 35 میں اور 10 سورۃ مومنون کی آیات نمبر 1 تا 9 میں اور وہ یہ ہیں:

(۱) توبہ، (۲) عبادت، (۳) حمد، (۴) سیاحت، (۵) رکوع، (۶) سجدہ، (۷) اچھی باتوں کا حکم (۸) بری باتوں سے روکنا، (۹) حدود الہی کی نگہبانی، (۱۰) ایمان والوں کو خوشخبری سنانا، (۱۱) اسلام (۱۲) ایمان، (۱۳) اطاعت، (۱۴) صبر، (۱۵) عاجزی، (۱۶) صدقہ، (۱۷) روزہ، (۱۸) شرمگاہ کی حفاظت، (۱۹) نظر کی حفاظت، (۲۰) ہر وقت ذکر خدا، (۲۱) قیامت کی تصدیق، (۲۲) نماز میں حضور قلبی (۲۳) مستحبات کی پابندی، (۲۴) بیکار باتوں سے پرہیز، (۲۵) زکوٰۃ بخوشی ادا کرنا، (۲۶) بیوی اور لونڈی کے سوا اوروں سے شرمگاہ کی حفاظت کرنا، (۲۷) وعدہ پورا کرنا، (۲۸) امانت ادا کرنا، (۲۹) مذاق اور دل لگی سے پرہیز کرنا، (۳۰) سچی گواہی نہ چھپانا۔

☆ بعض مفسرین نے کہا کلمات سے مراد احکام حج ہیں۔ ان تمام اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ کلمات سے

میں سے نبی (و) اور اللہ۔ مساجد میں نیز امام کا اخلاق
کا بھی جو تہذیب جو دنیا بھر کے مسلمانوں کا انداز ہو۔

امامت میں انبیاء کا درجہ سب سے اونچا ہے اور
اس آیت میں امام سے مراد نبی ہے کیوں کہ للناس میں
الامام اتقوا اللہ کا ہے جس کا معنی ہے تمام لوگوں کے
لئے اور تم لوگوں پر اتقوا صرف نبی کی ہی فرض ہے۔

نیز فرمایا ہے: "ایہ وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ اور
ان انبیا میں سے معصوم ہونا صرف نبی کا ہی خاصہ ہے نیز
یہ موقع حضرت ابراہیم علیہ السلام پر احسان و اطمینان فرمانے
کا ہے لہذا یہاں امامت کا اعلیٰ درجہ نبوت ہی مراد ہے۔

والہذا یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا حُدَّ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّ" (20)

ترجمہ: "اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے

ان کا عہد کیا۔" (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت میں جس عہد کا ذکر ہے یہ عہد انبیاء
کرام سے عالم ارواح میں لیا گیا تھا جس میں واضح اشارہ ہے
کہ انبیاء کرام عالم ارواح میں بھی منصب نبوت پر فائز تھے
لیکن آیت مذکورہ میں ہے میں تمہیں لوگوں کا پیشوا یعنی
نبی بنانے والا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ آپ (حضرت
ابراہیم علیہ السلام) اس سے پہلے نبی نہیں تھے۔ اس کا جواب
یہ ہے کہ یہاں نبی بنانے سے مراد بعثت نبوت (اظہار
واعلان نبوت) ہے لہذا معنی یہ ہے کہ میں آپ کو اعلان
نبوت اور فرائض نبوت کی ادائیگی پر مامور کرنے والا
ہوں۔ جہاں تک نبوت ملنے کا تعلق ہے تو یہ یقینی امر ہے
کہ آپ اور دیگر تمام انبیاء کرام کو دنیا میں آنے سے پہلے
عالم ارواح و عالم حقائق میں منصب نبوت پر فائز کر دیا گیا تھا

اور اگر یہاں امام سے مراد تقویٰ معنی کے مطابق
پیشوا ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپکو بعد میں آنے والی تمام
امتوں کا پیشوا بننا ہوں تمام نبی آپکی اولاد سے ہوں گے اور
تمام انبیاء اور رسل آپ کی ملت (ملت ابراہیمی) کو اپنے
ادیان کی بنیاد بنا کریں گے اور جملہ عقائد و اعمال اور بالخصوص
تج و قربانی اور مکارم اخلاق میں آپ کی اقتدار کریں گے۔

چنانچہ حضور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول
اللہ ﷺ کو بھی حکم دیا گیا:

ترجمہ: "پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین
ابراہیمی کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔" (21)

☆ "قال ومن فریضی قال لابن ال عہدی الظالمین۔"

ترجمہ: عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا
عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔"

معلوم ہوا کہ اولاد سے خیر خواہی اور اولاد کے
لئے اونچے مراتب کی دعاء کرنا سنت انبیاء ہے۔

الظالمین ظلم سے بنا ہے۔ ظلم کا معنی ہے: کسی
چیز کو غیر محل (یعنی نامناسب جگہ) میں رکھنا، کسی کے حق
میں کمی بیشی کرنا، راستے سے ہٹ جانا۔

یہاں فسق مراد ہے یعنی فاسق کو منصب نبوت عطا
نہیں کیا جائیگا۔

اس سے انبیاء کرام کی عصمت (گناہوں سے
پاک ہونے) کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اور اگر امام سے مراد پیشوائی و سیادت ہے پھر
الظالمین سے مراد کفار ہوں گے جس کا معنی یہ ہو گا کہ
کافروں کو مسلمانوں کی پیشوائی کا کوئی حق نہیں۔ اور کسی
مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی کافر کو پیشوا بنائے۔۔۔

والہذا 20 "قرآن مجید" پارہ نمبر 3، سورہ العسرا، آیت نمبر 81.

والہذا 21 "قرآن مجید" پارہ نمبر 14، سورہ نحل، آیت نمبر 123.

دورسی حاکمیت

اسلام کے تیسرے خلیفہ

رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عثمان

اور سبائی فتنہ

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

انہی حالات میں یہودیوں نے مسلمانوں سے انتقام لینے، ان کی شیرازہ بندی کو منتشر کرنے اور مسلمانوں میں جنگ و جدال کا بازار گرم کرنے کیلئے ایک نہایت خطرناک سازش تیار کی۔ اس سازش کے تحت عبد اللہ بن سباء یہودی منافقانہ طور پر مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ مشہور شیعہ محقق علامہ عبدالعزیز کشی اور علامہ نو بختی خود اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”حَكِي جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَبَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ وَ وَالِيًّا عَلِيًّا (عليه السلام) وَ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ عَلِيٌّ يَهُودِيَّةً فِي يَوْشَعَ ابْنِ نُونٍ وَصِيٍّ مُوسَى بِالْغُلُوِّ فَقَالَ فِي إِسْلَامِهِ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَلِيٍّ مِثْلَ ذَلِكَ وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ اشْهَرَ بِالْقَوْلِ بِغَرَضِ إِمَامَةِ عَلِيٍّ وَأَظْهَرَ الْبِرَاءَةَ مِنْ أَعْدَائِهِ وَ كَاشَفَ مُخَالَفَتَهُ وَ كَفَّرَ هُمْ وَمِنْ هُنَا قَالَ مَنْ خَالَفَ الشَّيْعَةَ إِنَّ أَسْلَ التَّشْيِيعِ وَ الرَّفْضِ مَا خُوذُ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ.“

ترجمہ: ”حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علمبردار شاگردوں کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سباء دراصل یہودی تھا جو مسلمان بن کر حضرت علی سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
”عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ.“
ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ اس فتنہ میں ظلماً قتل کر دیئے جائیں گے۔“ (2،1)

سبائی فتنہ کی پیش گوئی:

اس حدیث مبارک میں نبی غیب دان ﷺ نے سبائی فتنہ کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ جس کے نتیجے میں خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اور اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے ایک خطرناک مذہب شیعہ پیدا ہوا۔

۱ یہ سبائی فتنہ ایک یہودی عالم عبد اللہ بن سباء کی طرف منسوب ہے۔ ارشادات قرآن کے مطابق یہودی اسلام کے بدترین دشمن اور مزاجا نہایت سازشی اور فسادی ہیں۔ ان کی شراٹگریزیوں کی وجہ سے انہیں مدینہ منورہ سے جلا وطن کیا گیا اور بعد ازاں انہیں خیبر سے بھی نکال دیا گیا۔ اور پھر جزیرۃ العرب سے نکالنے کا پروگرام بنایا گیا۔

حوالہ 1: ”جامع ترمذی“ کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث نمبر 3641.

حوالہ 2: ”مسند امام احمد“ مسند المکثرین من الصحابہ، باقی السند السابق، حدیث: 5682. ترقیم العلمیہ.

تولی (اظہار محبت) کرنے لگا۔ وہ اپنے یہودیت کے زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں غلو کی باتیں کرتا تھا، چنانچہ اب وفات نبوی کے بعد حضرت علی کے بارے میں بھی ویسا ہی غلو کرنے لگا۔ یہی سب سے پہلا وہ شخص تھا جس نے حضرت علی کی امامت (خلافت بلا فصل) کے عقیدے کے فرض ہونے کا اعلان کیا۔ اور انکے (بزعم خویش) دشمنوں کی شان میں اظہار تمہرا کیا۔ اور اس (عقیدے) کے مخالفین کو بے نقاب کیا اور انہیں کافر قرار دیا۔ یہیں سے مخالفین شیعہ نے کہا کہ بیشک مذہب شیعہ اور رافضیت ”یہودیت“ سے ماخوذ ہے۔“ (4،3)

سبائی سازش

کا خلاصہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن سبہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا مگر آپ نے اسے دھتکار دیا۔ یہاں سے نکل کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں جا بیٹھا مگر یہاں بھی سازگار حالات میسر نہ آسکے، پھر عراق چلا گیا وہاں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بالآخر مکرز اسلام سے دور دراز مصر کا رخ کیا اور مصریوں کو سب سے پہلے یہ ذہن نشین کرایا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شاگرد خاص اور آل رسول کا محبت ہے۔ پھر مسلمانوں میں سے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ اور کہا کہ وفات نبوی کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلافت کے حقدار تھے مگر صحابہ نے ابو بکر کو اور ان کے بعد حضرت عمر کو اور اب حضرت عثمان کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ لہذا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مہمیں کو انقلاب برپا کر کے موجودہ خلیفہ سے خلافت چھین

کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا نا چاہئے۔ چنانچہ اس چالاک دشمن اسلام نے سادہ لوح مصریوں کے دل میں خلفاء ثلاثہ اور بالخصوص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نفرت کا بیج بونے کی مہم شروع کر دی۔ یہاں تک کہ خلفاء ثلاثہ کو ظالم غاصب اور کافر قرار دینے لگا اور صحابہ کی شان میں تبرے بکنے لگا۔

اس یہودی نے دین سے ناواقف لوگوں کو یہ بھی ذہن نشین کرایا کہ قیامت سے پہلے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آئمہ اہل بیت دنیا میں رجوع کریں گے اور خلافت چھیننے والے خلفاء کو دوبارہ دنیا میں لائیں گے۔ اور تب اہل بیت ان سے ظلم کا بدلہ لیں گے۔

اس پر مستزاد عبد اللہ بن سبہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کی کردار کشی کی مہم چلائی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اقرباء پروری کا الزام لگایا جس کے نتیجے میں کئی مخلص لوگ بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ۳۴ھ میں باغیوں کی ایک جماعت نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور خلیفہ رسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ جو کہ چالیس دن تک رہا اور اس دوران آپکے گھر پانی پہنچانے پر بھی پابندی لگادی اس موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سمیت اکثر جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان باغیوں کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت مانگی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی سختی کے ساتھ لڑائی سے روک دیا۔

حوالہ 3: ”رجال الکشی“ صفحہ نمبر 101 مطبوعہ کربلا معلی۔

حوالہ 4: ”فرق الشیعۃ“ صفحہ نمبر 43-44، مطبوعہ نجف عراق۔

ہوتا ہے کہ آپ کے قاتل ظالم تھے اور آپ حق پر تھے۔
جامع ترمذی کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”هَذَا يَوْمِنَا عَلَى الْهُدَى.“ (5، 6)

ترجمہ: ”یہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے۔“

اور صحیح بخاری میں ہے کہ

نبی ﷺ جبل احد پر تشریف لائے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے تو احد پہاڑ تھر تھرانے لگا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا:

”اثبت احد فانما عليك نبى و صديق وشهيدان.“ (7، 8)

ترجمہ: ”اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

احادیث مبارکہ میں نبی ﷺ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مظلوم، ہدایت یافتہ اور شہید قرار دینا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہیں۔

جو لوگ آپ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں گمراہ ہیں اور ایسے ہی جن لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امانت و دیانت پر حملہ کئے ہیں جیسا کہ جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب ”خلافت و ملوکیت“ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

چنانچہ بالآخر ماہ ذوالحجہ ۲۳ھ میں خلیفہ رسول امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔
ان اللہ وانا الیہ راجعون!

اس کے بعد مسلمانوں میں شدید اختلافات پیدا ہوئے جس کے نتیجے میں شدید جنگیں ہوئیں اور مسلمان آج تک مجتمع نہیں ہو سکے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد عبد اللہ بن سبأ اور اس کے اکثر ساتھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے مکر و فریب اور تقیہ کر کے اپنے آپ کو حضرت علی المرتضیٰ کا محب ظاہر کیا لیکن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بے پناہ مشکلات پیدا کیں۔

بالآخر عبد اللہ بن سبأ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدا ہونے کی تبلیغ شروع کر دی جس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن سبأ اور اس کے ساتھیوں کو آگ میں جلادیا۔ اور اس طرح اس منافق یہودی کو ٹھکانے لگا دیا گیا۔ لیکن افسوس کہ شیعہ مذہب کی کتب معتبرہ میں آج بھی عبد اللہ بن سبأ کے تمام عقائد موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت عثمان غنی خلیفہ برحق ہیں:

اس حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مظلوم قرار دیا جس سے واضح

حوالہ 5: ”جامع ترمذی“ کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث نمبر 3637.

حوالہ 6: ”سنن ابن ماجہ“ مقدمہ، فضل عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث نمبر 108.

حوالہ 7: ”صحیح بخاری“ کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو كنت متخذاً خلیلاً، حدیث نمبر 3399.

حوالہ 8: ”سنن ابوداؤد“ کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، حدیث نمبر 4032. ترقیم الاحادیث ترقیم العلمیہ.

عنه کی سیرت و کردار پر بڑے جارحانہ انداز میں تنقید کی ہے اور آپ کی امانت و دیانت پر حملے کئے ہیں، یہ سب گمراہ کن لوگ ہیں مسلمانوں کو ایسے نام نہاد مفکرین اسلام کی کتابوں اور تنظیموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حدیث مبارک

آخر میں ایک اور حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں جس سے مسئلہ علم غیب، مسئلہ حیات النبی، مسئلہ اختیارات مصطفیٰ، اور نظام کائنات میں تصرف مصطفیٰ ﷺ کا مسئلہ اور اسکے ساتھ ساتھ حضرت عثمان غنی کا بارگاہ نبوی میں مقرب ہونا واضح ہو رہا ہے۔

”مسند الحارث“ میں حارث بن ابواسامہ، ”زوائد ہیثمی“ میں الحافظ نور الدین ہیثمی، ”کنز العمال“ میں العلامة علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین ہندی روایت فرماتے ہیں کہ

عن مهاجر بن حبيب و ابراهيم بن مصقلة قال:

بعث عثمان بن عفان الى عبد الله بن سلام وهو محصور، فدخل عليه فقال له: ارفع رأسك تری هذه الكوة، فان رسول الله ﷺ اشرف منها الليلة فقال: يا عثمان! أحصروك؟ قلت: نعم، فادلى لي دلوا فشربت منه، فاني اجد برده على كبدی، ثم قال لي: ان شئت دعوت الله فينصرک عليهم، وأن شئت افطرت عندنا! قال عبد الله: فقلت له: ما الذي اخترت؟ قال: الفطر عنده. فانصرف عبد الله الى منزله، فلما ارتفع النهار قال لابنه: اخرج فانظر ما صنع عثمان، فانه لا ينبغي ان يكون

هذه الساعة حيا، فانصرف اليه فقال: قد قتل الرجل.“
ترجمہ: ”حضرت مہاجر بن حبیب اور حضرت ابراہیم بن مصقلہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جب (سبائیوں نے) محاصرہ کیا ہوا تھا تو آپ نے حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

اس کھڑکی کی طرف دیکھو! بیشک رسول اللہ ﷺ نے آج رات اس میں سے کمرہ میں دیکھا اور فرمایا: اے عثمان! کیا ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ تو آپ نے ایک پانی کا ڈول میرے قریب کیا پس میں نے اس میں سے پانی پیا بے شک میں اس کی ٹھنڈک اپنے جگر میں پارہا ہوں۔ پھر مجھے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ تمہاری ان (محاصرہ کرنے والوں پر) پردہ کرے اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو۔

حضرت عبد اللہ نے کہا میں نے ان (حضرت عثمان) کو کہا کہ آپ نے کس کو اختیار فرمایا؟
حضرت عثمان نے فرمایا: آپ ﷺ کے پاس افطار کرنے کو۔ پس حضرت عبد اللہ اپنے گھر کی طرف چلے گئے پھر جب دن بلند ہوا اپنے بیٹے کو فرمایا جاؤ دیکھو حضرت عثمان کیساتھ کیا ہوا؟ کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اب تک زندہ ہوں۔ پس وہ آپ کی طرف لوٹے اور کہا: انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔“ (10،9)

حوالہ 09: ”مسند الحارث (زوائد الہیثمی)“ جز: 2، صفحہ: 901، ولادت المؤلف 186ھ، وفات: 282ھ، مدینة المنورہ.

حوالہ 10: ”کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال“ کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، فضائل ذو النورین عثمان

بن عفان رضی اللہ عنہ، صفحہ: 38، حدیث: 36291، (و36296، جز: 13)، جلد: 13، المتوفی 975ھ، نشر السنة ملتان.

در آواز اہلسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

”حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ تُحَدِّثُونَ عَنَّا وَأَحَدْتُ لَكُمْ
وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ تُغَرِّضُ عَلَيَّ أَعْمَالَكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ
حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ لَكُمْ.“

ترجمہ: ”میری ظاہری زندگی تمہارے لئے بہتر
ہے تم مجھ سے (رہنمائی کیلئے) گفتگو کرتے ہو اور میری وفات
بھی تمہارے لئے بہتر ہے، مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے
جائینگے، پس میں اچھے اعمال پر اللہ کی حمد بیان کرونگا اور برے
اعمال پر تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرونگا۔“ (2، 3)

تو واضح ہو گیا کہ جیسے نبی ﷺ کی حیات ظاہرہ
میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کو بخشوایا
جاسکتا تھا ایسے ہی بعد از وصال بھی آپ کی دعا سے ہمارے
گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور وصال کے بعد بھی آپ کی بارگاہ
میں حاضر ہونا ویسا ہی مفید ہے۔

لہذا قیامت تک جو بھی اپنے گناہوں کی معافی
لینا چاہتا ہے وہ بارگاہ نبی میں حاضر ہو جائے اور جب نبی
اکرم ﷺ اس کیلئے دعا فرمائینگے اسے کامیابی مل جائیگی۔

حاضری کنبد حضرت قرآن و احادیث کی روشنی میں

سوال:

بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کے متعلق قرآن
احادیث سے کیا رہنمائی ملتی ہے۔ ڈاکٹر فخر الاسلام، دہلی

جواب: _____

قرآن مجید کی روشنی میں!

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں مسلمانوں
کو بارگاہ نبوی میں حاضر ہونے کی تعلیم دی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ“

ترجمہ: ”یعنی اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو
بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو جائیں۔“ (1)

اور یاد رہے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہونے کا
حکم آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی ویسا ہی مفید ہے
جیسا کہ وصال سے قبل تھا۔ چنانچہ حدیث مبارک میں
ارشاد نبوی ﷺ ہے:

حوالہ 1: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 64.

حوالہ 2: ”مجمع الزوائد“ باب ما يحصل لامته ﷺ من استغفاره بعد وفاته، جلد نمبر 9، صفحہ: 24، القاہرہ.

حوالہ 3: ”مسند البزاز“ مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جز: 5، صفحہ: 308، حدیث: 1925.

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس میری حیات میں میری زیارت کی۔“ (5)

2- امام بیہقی نے ”سنن کبریٰ“ میں، امام دارقطنی نے ”سنن“ میں، اور امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمر زارنی فی حیاتی.“

ترجمہ: ”جس شخص نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔“ (6،7)

3- امام احمد بن حسین نے ”شعب الایمان“ میں، امام علی بن حسین نے ”سنن“ میں، امام متقی ہندی نے ”کنز العمال“ میں روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”من زار قبری وجبت له شفاعتی.“

ترجمہ: ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔“ (8،9)

اسلئے تو امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
 حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
 کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبہ کا کعبہ دیکھو

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد والے مسلمانوں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہمیشہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے رہے ہیں۔ جبکہ منافقین اس سے روکتے ہیں۔ منافقین کا روکنا قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا:

”واذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لو وارؤسهم.“ (4)

ترجمہ: ”اور جب ان (منافقین) سے کہا جائے کہ دربار نبوی میں آؤ! رسول اللہ تمہارے لئے استغفار کریں گے۔ وہ یہ سن کر سر موڑ کے چل دیتے ہیں۔“

تو معلوم ہوا کہ بارگاہ مصطفیٰ میں حاضری سے انکار منافقوں کا وطیرہ ہے اور حاضر ہونا مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ اسی لئے اپنے وقت کے علماء راہنہ ہمیشہ حاضری کی خواہش کرتے رہے ہیں اور یہ پکارتے رہے ہیں نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

حدیث رسول کی روشنی میں!

کچھ احادیث نبویہ ملاحظہ فرمائیں:

1- امام طبرانی ”معجم کبیر“ میں روایت کرتے ہیں:

”قال رسول الله ﷺ من زار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی.“

حوالہ 4: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 28، سورہ منافقین، آیت نمبر 5.

حوالہ 5: ”معجم طبرانی کبیر“ للامام الطبرانی، مجاہد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما.

حوالہ 6: ”سنن البیہقی کبری“ کتاب الحج، باب زیارة قبر النبی ﷺ، جز نمبر 8، صفحہ: 44، حدیث نمبر 10409.

حوالہ 7: ”سنن دارقطنی“ کتاب الحج، باب المواقیت، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 287، حدیث نمبر 192.

حوالہ 8: ”شعب الایمان“ الخامس والعشرون، باب فضل الحج والعمرة، جز: 3، صفحہ: 490، حدیث نمبر 4159.

حوالہ 9: ”سنن دارقطنی“ کتاب الحج، باب المواقیت، جز نمبر 2، صفحہ نمبر 278، حدیث نمبر 194.

☆ بہلاوا۔

☆ کھیل۔ (11)

اور اصطلاحاً بے فائدہ چیزوں میں مشغول ہو کر فائدہ مند چیز سے محرومی ”لہو“ کہلاتی ہے۔

ارود میں ان کا مختصر ترجمہ ”کھیل کود“ ہے، جس کا ظاہر خوش کن ہوتا ہے لیکن حقیقتاً کچھ نہیں۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کرے وہ بھی ”لہو و لعب“ ہی کے زمرے میں آتی ہے۔ (12)

ہاں! صحت مند رہنے کیلئے مردوں و عورتوں کیلئے کوئی ایسی ورزش یا کھیل جو شرعی تقاضوں کے مطابق ہو، جائز ہے بلکہ اس کا تذکرہ حدیث پاک میں موجود ہے۔

حج کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

سوال:

میرے کزن نے اپنی خالہ کی وصیت پر، اس کی وفات کے بعد، اس کی طرف سے گذشتہ سال حج تمتع کیا ہے۔

ایک افغانی مولانا صاحب نے کہا ہے کہ یہ حج صحیح نہیں ہوا، کیونکہ حج تمتع صرف ماں باپ یا دادا، دادی یا پھر نانا، نانی کی طرف سے ہی ہوتا ہے باقی کی طرف سے حج قرآن کرنا ہوتا ہے۔

لہذا آپ فرمائیں کہ کیا یہ حج ہوا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو نئے حج کے پیسے کس نے ادا کرنے ہیں؟ سلطان، سویڈن (یورپ)

الحمد للہ! اب مجھے اللہ تعالیٰ کے گھر اور رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضری کیلئے بلاوا آ گیا ہے، انشاء اللہ عزیز حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جب بھی موقع ملے، حاضری گنبد خضریٰ کے متعلق ایک درجن سے زائد حدیث پیش کرنے کا شرف حاصل کروں گا۔ فالحمد لله رب العالمین. والصلوة والسلام علی رسولہ کریم. وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین.

لہو و لعب کا مفہوم!!!

سوال:

لہو اور لعب کا لفظی مطلب بتائیں، نیز اس سے ادا کیا ہے؟ قاسم علی، سیالکوٹ by email

جواب: _____

عربی لغت کی معتبر کتاب ”المنجد“ میں ”لعب“ درج ذیل لغوی مطالب بیان کئے گئے ہیں:

☆ لذت و تفریح کی خاطر کوئی فعل کرنا۔

☆ ایسا فعل کرنا جس پر کوئی فائدہ مرتب نہ ہو۔

☆ مزاح کرنا۔

☆ کھیل۔ (10)

اور اصطلاح میں بے فائدہ یا ناجائز چیزوں سے شئی حاصل کرنے کو ”لعب“ کہتے ہیں۔

جبکہ ”لہو“ کے لغوی مطالب یہ ہیں:

☆ غافل کرنے کی چیز۔

☆ شغل۔

10: ”المنجد“ صفحہ نمبر 923، طبع دار الاشاعت کراچی۔

11: ”المنجد“ صفحہ نمبر 937، طبع دار الاشاعت کراچی۔

12: ”کتب التفسیر“ زیر آیت نمبر 32، سورہ انعام، پارہ نمبر 7۔

ہوئے مال (جو میت کے کفن، دفن اور میت اگر مقرض ہو تو اس کا قرضہ اتارنے کے بعد بچے) کے تہائی حصے میں سے پوری کی جاتی ہے۔ اور باقی مال وارثوں میں تقسیم جاتا ہے۔ (14، 15)

اسی طرح اگر اس حج کے اخراجات میت کے تہائی مال میں سے پورے ہو گئے ہیں تو درست ہے۔ ورنہ تہائی مال سے زیادہ جتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں وہ حج کرنے والے نے اپنی طرف سے خرچ کرنے ہیں یا پھر وارث اپنی رضامندی سے وہ پیسے ادا کریں گے۔

بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر وغیرہ کا شرعی حکم

سوال:

آج کل رقوم کی منتقلی کیلئے بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ منظور احمد، ٹانڈہ گجرات

جواب:

رقوم کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کیلئے بینک ڈرافٹ، منی آرڈر اور چک وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ مکہ میں تاجروں سے نقد قرض لے لیا کرتے تھے اور کوفہ اور بصرہ میں ادائیگی کا تحریری وثیقہ لکھ دیتے تھے۔ (16، 17)

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم.

وصل اللہ علی النبی الحیب الکریم الامین وعلی آلہ وصحبہ وسلم

جواب: آپ کے کزن نے اپنی خالہ کی طرف سے جو حج کیا تھا وہ درست تھا۔

اور یہ بات کہ ”حج تمتع صرف ماں باپ یا دادا، دادی یا پھر نانا، نانی کی طرف سے ہی ہوتا ہے باقی کی طرف سے نہیں۔“ غلط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث مبارک روایت کرتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سوال کیا کہ ہم مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں، آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ہاں! بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔“ (13)

اس درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی مسلمان میت کی طرف سے کوئی مسلمان جو بھی اچھا کام کرتا ہے، چاہے حج تمتع ہو یا حج قرآن یا کوئی بھی نیکی، وہ اسے ضرور پہنچتی ہے۔

تو جب حدیث مبارک مطلق ہے، اس میں کوئی قید نہیں، تو پھر ہم اسے مقید نہیں کر سکتے۔

لہذا خالہ کی طرف سے جو حج، اس کی وصیت پر، اس کے مال میں سے کیا گیا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے لیکن یاد رکھیں! ہمیشہ وصیت میت کے چھوڑے

حوالہ 13: ”بہار شریعت“ جلد نمبر 1، حصہ نمبر 6، باب حج بدل، حدیث نمبر 4.

حوالہ 14: ”مختصر قدوری“ کتاب الوصایا، صفحہ نمبر 236، طبع ملتان.

حوالہ 15: ”السراجی فی المیراث“ الحقوق المتعلقة بترکة الميت اربعة، صفحہ نمبر 3، طبع ملتان.

حوالہ 16: ”المبسوط“ جلد نمبر 14، صفحہ نمبر 36 و 37. حوالہ 17: ”فتاویٰ ابن تیمیہ“ جلد: 19، صفحہ: 530-1.

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور اسکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا

حضرت صفوان بن مسلم علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ، کیا مؤمن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ (تبیہ الغافلین صفحہ: 156)

تبصرہ:

ایمان نیکی اور خیر کا سرچشمہ جبکہ جھوٹ شر اور برائی کا منبع ہے، لہذا ان کا اجتماع اجتماع ضدین ہو گا جو ناممکن ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں چوری، زنا، شراب خوری اور دیگر کئی گناہوں کا عادی ہوں، میں اب اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ یہ گناہ نہیں چھوڑوں گا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری یہ شرط ہمیں قبول ہے لیکن تمہیں بھی ایک شرط ماننا ہوگی۔ اسے عرض کیا وہ کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وعدہ کرو کہ جھوٹ نہیں بولو گے۔ اس

نے یہ وعدہ کیا اور جھوٹ سے سچی توبہ کر لی، پھر جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے وہ سارے گناہوں سے تائب ہو گیا شیطان بھی انسان سے یہی معاملہ کرتا ہے وہ کہتا ہے میں تمہاری ساری شرائط مانتا ہوں تم نماز پڑھو، روزہ رکھو، قرآن پاک کی تلاوت کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں بس میرا ایک ہی مطالبہ ہے کہ معاملات میں جھوٹا مومن جھوٹ بول لیا کرو اور اس سے کیا قیامت آرہی ہے؟ بندہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر ایک جھوٹ بولتا ہے یا اپنا جھوٹ چھپانے کیلئے کسی دوسرے کو جھوٹا کہ کر ایک اور جھوٹ بولتا ہے اور یہ سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز سے دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ پھر اس جھوٹ کی نحوست سے بندہ شر اور برائی کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اور شیطان کنارے پہ کھڑا اس کا منہ چڑاتا ہے

جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ

جنت میں داخل ہوگا کی حقیقت

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے پوچھا کہ حدیث ”جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا“ کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا

کہ یہ اس شخص کیلئے ہے جس نے اس کلمہ کی حد پہچانی اور اس کے حقوق ادا کیے۔ (روح البیان، جلد: 7، صفحہ: 457)

تبصرہ:

مندرجہ بالا اور اس مضمون کی دیگر احادیث کا صحیح مطلب وہی ہے جو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے، ان احادیث کے مفہوم و مدعا کے حوالے سے اکثر لوگ غلط فہمیوں کا شکار ہیں، ایک گروہ تو سرے سے ان احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی صرف کلمہ پڑھ کر (عملاً اسلامی زندگی اپنائے بغیر) جنت میں داخل ہو جائے جبکہ دوسرا گروہ انہیں احادیث کو معیار نجات سمجھتا ہے اور انہیں پڑھ کر اسلام کے بنیادی ارکان، ضروریات دین اور فرائض و واجبات کی اہمیت سے غافل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو بھی کلمہ پڑھتا ہے وہ پکا مؤمن ہے اور سیدھا جنت میں جائے گا اگرچہ اس کا عمل مومنوں والا نہ بھی ہو۔ یہ گروہ عوام کو احادیث کا یہ مفہوم بتا کر بے عملی کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور ان کے ذہنوں میں ارکان اسلام اور حقوق و فرائض کی اہمیت کم کر رہا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں موقف افراط و تفریط پر مبنی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کلمہ طیبہ اب اسلام کا عنوان (نام) بن چکا ہے، جب کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے کلمہ پڑھ لیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی دعوت ایمانی کو قبول کر لیا ہے اور اسلام کو اپنا دین (نظام زندگی) بنا لیا ہے۔ جنت کی بشارت اسی مفہوم سے متعلق ہے اور اس مفہوم کو ذہن میں رکھ کر حدیث کا مطالعہ کریں تو ذہن میں کوئی سوال پیدا نہیں

ہوتا۔

اسی طرح وہ لوگ بھی غلط فہمی کا شکار ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو بھی کلمہ پڑھتا ہے وہ مومن ہے چاہے وہ ضروریات دین سے کسی ایک یا زیادہ کا منکر اور انبیاء کرام کا گستاخ ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، مثلاً قرآن یا قیامت کو نہ مانے، اسلام کے علاوہ کسی اور نظریہ کو اپنا دین بنالے یا انبیاء کا گستاخ ہو وہ شخص کروڑوں دفعہ کلمہ پڑھنے کے باوجود نہ مسلمان ہو گا اور نہ اس بشارت کا مستحق ہو گا۔ علامہ اقبال کہتے ہیں۔

چوں گویم مسلمانم بلرزم

کہ دائم مشکلات لا الہ لا اللہ

ترجمہ: جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان ہوں تو

لرز جاتا ہوں کیونکہ میں لا الہ الا اللہ کی مشکلات جانتا ہوں

تصوف کی قیمت

حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمہ نے دو بوڑھے صوفیوں کی باہم بحث و تکرار (توتو، میں میں) سنی تو ان میں سے ایک سے فرمایا:

تم نے زندگی بھر کا زہد ضائع کر دیا، لگتا ہے یہ زہد تمہیں مفت میں ہاتھ آ گیا تھا اسی لیے تم نے اسکی قدر نہیں کی درویش نے حضرت ابراہیم بن ادہم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا:

زہد کی کیا قیمت ہے؟ اور کیا تم نے اپنی درویشی کی قیمت ادا کی ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں اے میرے بھائی! میں نے تصوف کی قیمت

ہے کہ پہلے وہ حاجت پوری کی جائے پھر نماز پڑھی جائے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کسی نے
اعتراض کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ بھوکے کے سامنے کھانا
حاضر ہو اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہئے کہ پہلے
کھانا کھائے پھر نماز پڑھے، اس کا مطلب ہے کہ تم
کھانے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو۔

آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اس کا کھانا
بھی نماز بن جائے یہ نہ ہو کہ اسکی نماز بھی کھانا بن جائے۔
یعنی اگر کھانا پہلے کھائے گا اور کھانے کے
دوران دل نماز کی طرف متوجہ ہو گا تو اس کا کھانا بھی نماز
شمار ہو گا لیکن اگر نماز پہلے پڑھے اور توجہ کھانے کی طرف
ہو تو نماز بھی نماز شمار نہیں ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے ایسی
حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کہ جب نیند کے غلبے
یا غفلت کی وجہ سے نمازی کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا پڑھ
رہا ہے یا کیا کر رہا ہے؟

اس قول میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ہمیں مقدار
کی بجائے معیار یعنی Quantity کی بجائے Quality پر توجہ دینی
چاہئے۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تعداد نہیں اعتقاد
کو دیکھا جاتا ہے۔ احادیث میں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ کوئی
صحابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حقیر سی چیز صدقہ کیلئے پیش
کرتے ہیں اور آپ ﷺ اسے خوشی اور شکر یہ کیساتھ قبول
فرمالیتے ہیں کیونکہ اسکے پیچھے پاکیزہ جذبات اور پر خلوص نیت
کی دولت ہوتی ہے، دوسری طرف کچھ لوگ سونے کی ڈبیاں
لے کر آتے ہیں لیکن آپ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ نبی
کریم ﷺ کے ارشادات سے پتا چلتا ہے کہ اللہ صورتیں، مال و
دولت اور سجدے نہیں دیکھتا وہ تو دل کی نیت دیکھتا ہے۔۔۔

ادا کی ہے، اور وہ بلخ کی سلطنت ہے (جسے چھوڑ کر میں نے
زہد اختیار کیا) اور پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ درویشی مجھے
مفت میں ملی ہے۔“ (طریقۃ الصوفی، صفحہ نمبر 309)

تبصرہ:

مول اگر بک جائے ہستی
جنس محبت پھر بھی سستی (ساغر صدیقی)

ہلکی پھلکی دو رکعتیں

بعض اہل علم نے کہا ہے:

”ہلکی پھلکی درمیانے درجے کی دو رکعتیں جو
غور و فکر اور اپنے اقوال و افعال کو سمجھتے ہوئے ادا کی جائیں
پوری رات کے ایسے قیام سے بہتر ہیں جس میں دل غفلت
سے دنیا کی وادیوں میں پھرتا رہے“ (ارشاد العباد، صفحہ: 113)

تبصرہ:

حدیث شریف میں ہے کہ ”لا صلوة الا
بحضور القلب“ یعنی نماز وہی ہے جو حضور ہی، قلب کے
ساتھ ادا کی جائے۔

نماز کی فرضیت کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ
نہاں خانہ، دل کو محبوب حقیقی کے تصور سے آباد کیا
جائے۔ قیام، رکوع، سجود اور قعدہ نماز کی ظاہری علامات
ہیں عبادت نہیں ہیں، جو چیز ان حرکات و سکنات کو عبادت
بناتی ہے وہ توجہ الی اللہ اور اتباع رسول ہے۔ رکوع اور سجود
میں ظاہری اعضاء کے ساتھ دل نہ جھکے تو یہ عادت کہا سکتی
ہے، عبادت نہیں۔ کھانا حاضر ہو اور اس کی شدید خواہش
بھی ہو، قضائے حاجت کا شدید تقاضا ہو یا کوئی اور ایسی
صورت درپیش ہو جس سے دل بٹتا ہے تو شریعت کا حکم یہ

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق

••••• ناغلام مرتضیٰ ساقی

اعزاز بھی حاصل ہے کہ انکا شجر و نسب 9ویں پشت میں جناب کعب بن لوی پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شجر و نسب سے مل جاتا ہے۔

آپ کا خاندان سارے عرب میں شرافت و نجابت اور عزت و عظمت کے اعتبار سے اہم اور خاص مقام و مرتبہ کا حامل تھا۔ قبیلہ قریش کی سفارت آپ ہی کے سپرد تھی۔ نزاعی امور میں آپ کا فیصلہ حرف آخر تسلیم کیا جاتا تھا۔ جسمانی وجاہت اور بلند و بالا قامت کی وجہ سے عرب کی ممتاز اور قد آور شخصیتوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔ دنیا آپ کی جسمانی طاقت اور منہ زوری کا لوہا مانتی تھی۔ شہسوار میدان خطابت ہونے کے علاوہ شناور بحر فصاحت و بلاغت بھی تھے۔ صرف دور جاہلیت ہی میں نہیں، اسلامی تاریخ میں بھی آپ کو زریں باب کی حیثیت حاصل ہے۔

آپ ان دس صحابہ کرام میں دوسرے نمبر پر ہیں، جنہیں انکی زیت میں ہی ان کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی۔

آپ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ کا دور خلافت دین کی نشر و اشاعت، اسلامی حکومت کی وسعت، عدل و انصاف کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عادل الاسحاب، علین ثبیر، تحراب، عانی الخلفاء،
مصلی، قوم الاسلام، ہمران مقام، فاروق حق و باطل،
امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، پیکر شجاعت،
ذیل انتقامت، عاشق زار رسول اکرم، حضرت سیدنا
عمر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں، جنہیں حضور
پر نور شامع یوم النہار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ
نبوت کی سے مانتے گرایا تھا۔

قدرت نے انزل ہی سے آپ کو بانی اسلام کی
تاریخ و نصرت اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے جن
صاف تھا۔ آپ اعلان نبوت کے پچھنے سال 27 برس کی عمر
میں سائقہ گوٹھ اسلام ہوئے۔

آپ کے اسلام لانے پر صرف اہل زمین ہی نہیں،
اہل آسمان نے بھی خوشی کے شادیاں بجاے۔ حضرت
جبریل امین نے اہل آسمان کی طرف سے بارگاہ رسالت میں
مبارکباد پیش کی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا اسلام فتح مبین۔ آپ کی ہجرت نصرت
خداوندی اور آپ کی خلافت رحمت ایزدی تھی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ

میں آپ کے چند افکار و نظریات پیش خدمت ہیں، بغور ملاحظہ فرمائیں! اور صراطِ مستقیم کا سراغ لگائیں!

محبت مصطفیٰ جان ایمان

ایک روز بارگاہِ رسالت میں صحابہ کرام حاضر خدمت تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے رکھا تھا۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ایزدی کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ خصوصی شفقت و محبت کا اظہار ہو رہا تھا کہ حضرت عمر گویا ہوئے:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
الْأَنْفَسِيِّ.“ (بخاری)

ترجمہ: ”یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔“

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، محبوبِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ
إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ.“

ترجمہ: ”نہیں! اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

بقول امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمانے کے ساتھ ساتھ روحانی تصرف فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باطنی تصورات و خیالات کو فی الفور تبدیل فرما کر اپنا عشق اُن کے سینے میں جاگزیں کر دیا۔ (مرفقات)

فراوانی، عوام کی خوشحالی اور اسلامی علوم و فنون کی ترقی و ترویج کا دور تھا۔ باطل قوتیں آپ کے نام سے لرزہ بر اندام تھیں۔ جو دیکھتا وہ آپ کے رعب و دبدبہ اور جلال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، حتیٰ کہ آپ کو دیکھ کر شیطان بھی اپنا راستہ بدل لیتا تھا۔

قرآن مجید کی متعدد آیات مبارک کہ آپ کی رائے کی تائید میں نازل ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خلیفہ منتخب فرمایا۔ 26 ذی الحجہ 23ھ کو مجوسی غلام ابولولوفیروز نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور یکم محرم 24ھ کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی مدتِ خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہا۔

فاروقی افکار و نظریات

دورِ حاضر تشمت و افتراق کا دور ہے۔ اس دور میں جہاں مالی، معاشی اور معاشرتی مشکلات و مصائب کی کثرت ہے وہاں ذہنی، ایمانی اور اسلامی بحران بھی عروج پر ہے۔ مذہب کے نام پہ عوام الناس کے ایمانوں کے ساتھ ناروا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ ہر فرقہ اپنے خود ساختہ عقائد و نظریات اور افکار و تخیلات کو اصل دین باور کرا کے اہلسنت و جماعت کے مبنی بر حقائق عقائد و اعمال کو ”حرف غلط“ کی طرح متعارف کر رہا ہے۔ تاہم اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے افکار و اعمال شرک و بدعت کی آمیزش سے قطعاً پاک ہیں۔ عقائد و اعمال صحابہ پر کاربند حضرات یقیناً جادہ حق پر گامزن ہیں۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام میں ایک جلیل القدر مقام کے حامل ہیں۔ درج ذیل سطور

گستاخ رسول واجب القتل ہے

دور نبوی میں ایک منافق اور یہودی کا کسی امر میں جھگڑا ہو گیا۔ فیصلہ کے لئے ثالث کی ضرورت پڑی تو منافق چاہتا تھا کہ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے پاس جا کر تصفیہ کرالیا جائے۔

یہودی کہنے لگا تو اچھا مسلمان ہے کہ کلمہ اسلام کا پڑھتا ہے اور فیصلہ کعب بن اشرف کا مانتا ہے۔ فیصلہ تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کرائیں گے۔ یہودی سمجھتا تھا کہ کعب تور شوت وغیرہ کے لالچ میں آ کر غلط فیصلہ کر دے گا، لیکن مسلمانوں کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کسی اپنے اور پرانے کافرق روا نہیں رکھا جاتا۔ وہاں توجو حق بجانب ہو، اُسکے حق میں فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے۔ لہذا چار و ناچار منافق کو بارگاہ نبوی جانا پڑا۔

امام المصنفین، سید العالمین، رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فریقین کے بیانات سماعت فرمانے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

باہر آ کر منافق یہودی سے جھگڑنے لگا کہ مجھے یہ فیصلہ قطعاً منظور ہے۔ میں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ تسلیم کرونگا۔ یہودی نے ہزار سمجھایا کہ بڑی عدالت کے فیصلہ کو نھکرا کر چھوٹی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کرواتے، لیکن منافق نہ مانا۔ حتیٰ کہ دونوں آستانہ فاروقی پر حاضر ہو گئے۔ آنے کا مقصد پیش کیا اور اپنے اپنے موقف کو واضح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی اپنا فیصلہ سنانے لگے تھے کہ یہودی بول پڑا: عمر! فیصلہ سنانے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ نزاع کا فیصلہ آپ کے

دنیا و مافیہا کی محبتوں کو دل سے یوں نکال دیا جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن نبوی رنگ میں رنگا گیا تو حضرت عمر پرکار اٹھے:

”فَانَّهُ الْاَنَ وَاللّٰهُ لَانْتِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَنَ يَا عُمَرُ.“
ترجمہ: ”قسم بخدا! حضور اب تو آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر! اب ٹھیک ہے۔“

غور فرمایا آپ نے؟ ایمان کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ساری کائنات، اولاد اور والدین حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت، اُلفت اور مودت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ کی جائے۔ محبت کے انتہائی مقام شدت محبت اور فرط مودت کا دوسرا نام عشق ہے۔ گویا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے مطالبہ فرما رہے ہیں کہ اگر کامل ایمان چاہتے ہو تو یہ دولت تمہیں مجھ سے عشق و محبت کرنے کی بدولت ہی نصیب ہو سکتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات پر لبیک کہی۔

لیکن آج کل عشق رسول کو بے ہودہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ عشق رسول اپنانے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کچھ بھی ہو حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نبی نے میرے حق میں کر دیا ہے، لیکن یہ نہیں مانتا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو نبی یہ الفاظ سنے آپ کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی، فرمایا میرا انتظار کرو میں ابھی آیا۔ گھر میں داخل ہوئے جب واپس آئے تو ہاتھ میں چمکتی ہوئی ننگی تلوار تھی، اس منافق کی گردن پر تلوار چلاتے ہوئے فرمایا:

”هَكَذَا أَقْضَى بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقِضَاءِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.“ (تفسیر خازن- تاریخ الخلفاء)

ترجمہ: ”جو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ پر راضی نہ ہو میں اُسکا یہی فیصلہ کرتا ہوں۔“

چونکہ اس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو ٹھکرا کر آپ کی زبردست توہین کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی غیرت مند، جانثار اور عاشق زار شخصیت یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ ان کے جیتے جی کوئی اُن کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور فیصلہ کو ٹھکراتا پھرے۔ آپ نے اس منافق کی نمازِ جنازہ، روزہ، عبادت و ریاضت اور کلمہ گوئی کا کوئی اعتبار نہ کیا۔ گویا بتلادیا کہ جو ظالم ہمارے آقا محبوب خدا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام بجا نہیں لاتا اسکی عبادت و ریاضت، تقویٰ و طہارت اور زہد و نفاست کا کوئی اعتبار نہیں، وہ واجب القتل ہے۔

ترقی پسند لوگوں کو یہ بات قطعاً اچھی نہیں لگتی کہ کسی کلمہ گو شخص کو گستاخ رسول یا واجب القتل اور مرتد کہا جائے۔ اُن کے زعم میں جو آدمی نماز روزے کا پابند ہو، کلمہ اسلام پڑھتا ہو، وہ لاکھ گستاخیوں کا مرتکب ہو، ضروریات دین کا منکر ہو، نبوت و رسالت کی تنقیص

کرتا پھرے، اس سے بصد عزت و اکرام پیش آنا چاہئے۔ اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہئے جس طرح کہ کسی مسلمان سے کیا جاتا ہے، جبکہ یہ بات سراسر غیر اسلامی ہے۔ اگر گستاخ رسول کیلئے کوئی نرمی کا پہلو نکلتا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور نکالتے۔ لیکن آپ نے اس منافق کی گردن اڑا کر قیامت تک آئیو الے غیرت مند مسلمانوں کو بتا دیا کہ گستاخ رسول کوئی بھی ہو، بہر حال وہ واجب القتل ہے اور یہی بات قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے ثابت ہے۔

ذات کا وسیلہ

دورِ فاروقی میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا، بارش کی سخت ضرورت تھی اور لوگ جاں بلب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام اور دیگر حضرات کو ساتھ لیا اور بارگاہِ ربوبیت میں دست سوال دراز کیا۔ دعا میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا) کو وسیلہ بنایا اور مالک الملک کی بارگاہ میں عرض کیا:

”اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.“ (بخاری)

ترجمہ: ”الہی! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ہمیں سیراب فرما! حضرت انس فرماتے ہیں کہ اُنہیں سیراب کیا گیا۔“

صرف یہی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے.....؟ نعوذ باللہ من ذالک!

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

تبرکات کی اہمیت

ایک روز حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ مصطفویٰ میں عرض کیا:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“

ترجمہ: ”یا رسول اللہ! ہم مقام ابراہیم (جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی) کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں۔“

ابھی یہ بات عرض کی ہی تھی کہ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم آ گیا:

”وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“

ترجمہ: ”مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“

چونکہ اس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدموں کے بوسے لیے تھے جس کی بناء پر وہ متبرک ہو گیا تھا، اُس کا مقام عام پتھر سے بلند و بالا تھا اور اُس کا ادب و احترام لازم و ضروری تھا۔ انبیاء کرام اور نیک لوگوں سے نسبت و سنگت رکھنے والی اشیاء بھی افضل و اعلیٰ ہو جاتی ہیں۔ اُن سے برکت حاصل کرنا فاروقی نظریہ ہے، جسکی تائید اللہ تعالیٰ نے بھی فرمادی ہے۔

باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں!

نے لوگوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ویسا ہی سلوک کیا کرتے تھے، جیسا ایک بیٹا اپنے باپ سے کرتا ہے۔ پس اے لوگو! تم بھی حضور کے طریقہ کو اپناتے ہوئے آپ سے ویسا ہی سلوک کرو!“

”وَ اتَّخِذُوهُ وَسِيْلَةً اِلَى اللّٰهِ“ (فتح الباری)

ترجمہ: ”اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرو!“

دیکھ رہے ہیں آپ! کس قدر محبت تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب دو جہاں، تاجدار مرسلان، رسول انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُن کے چچا کا وسیلہ پیش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا نبیوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی درست ہے۔ جبکہ آج کل اس طریقہ کو بھی شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہابی حضرات کے معتبر مصنف محمد یحییٰ گوندلوی اس وسیلہ کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اہل حدیث کسی کی ذات کے وسیلہ کے قائل نہیں کیونکہ ذات کا وسیلہ اہل ایمان کا شیوہ نہیں، بلکہ یہ یہود کا عقیدہ ہے۔“ (عقیدہ اہل حدیث)

معاذ اللہ کیا صحابہ کرام اہل ایمان نہیں؟ انہوں نے تو ذات کا وسیلہ پیش کیا ہے۔ صحابہ کرام نے معاذ اللہ یہود کا عقیدہ اپنایا تھا، یا اسلام کا؟ اور اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ کو قبول فرما کر انہیں سیراب کیوں کرتا رہا؟ کیا خدا بھی شرک اور یہودیوں کے عقیدہ کی تائید کرتا رہا

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے۔ اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو دیکھ نہ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تمام جسم مردہ تھا۔ وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا جس وقت آپ سوئے تھے۔ وہ صبح کا وقت تھا۔ اور سو سال کے بعد جب آپ دوبارہ زندہ کئے گئے تو یہ شام کا وقت تھا۔ خدا نے پوچھا:

اے عزیر! تم یہاں کتنے ٹھہرے؟

آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یہ کچھ کم۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ خدا نے فرمایا بلکہ تم تو سو برس ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے! کہ ویسا ہی ہے۔ اس میں بوتل نہیں آئی اور اپنے گدھے کو بھی ذرا دیکھئے۔ آپ نے دیکھا تو وہ مرا ہوا اور گل چکا تھا۔ اعضاء اس کے بکھرے ہوئے اور ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں۔ آپ کی نگاہ کے سامنے اللہ نے اس گدھے کو بھی زندہ فرمایا۔ پہلے اس کے اجزاء جمع ہوئے اور

حضرت عزیر علیہ السلام

اور خدا کی قدرت کے کرشمے

بنی اسرائیل جب خدا کی نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تو خدا نے ان پر ایک ظالم بادشاہ بخت نصر کو مسلط کر دیا۔ جس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا اور تباہ کیا اور بیت المقدس کو برباد و ویران کر ڈالا۔

حضرت عزیر علیہ السلام ایک دن شہر میں تشریف لائے تو اپنے شہر کی ویرانی و بربادی کو دیکھا۔ تمام شہر میں پھرے۔ کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ شہر کی تمام عمارتوں کو منہدم دیکھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ نے براہ تعجب فرمایا:

”انی بحییٰ هذه اللہ بعد موتھا“

ترجمہ: ”یعنی اللہ اس شہر کی موت کے بعد اسے

پھر کیسے زندہ فرمائے گا؟“

آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ کے پاس ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کے رس کا تھا۔ آپ نے اپنے دراز گوش کو ایک درخت سے باندھا۔ اور اس درخت کے نیچے آپ سو گئے جب سو گئے تو خدا نے اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی۔ اور گدھا بھی مر گیا۔ اس واقعہ کے ستر سال بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد

اپنے اپنے موقع پر آئے۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھا۔ گوشت پر کھال آئی۔ بال نکلے پھر اس میں روح آئی اور آپ کے دیکھتے دیکھتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز نکالنے لگا۔

آپ نے اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے۔ آپ کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ اندازے سے آپ اپنے مکان پر پہنچے عمر آپ کی وہی چالیس سال کی تھی۔ ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے اور نابینا ہو گئی تھی۔ وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں مگر عزیر کو گم ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا۔ بڑھیا بولی: عزیر علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے۔ جو دعا کرتے قبول ہو جایا کرتی تھی آپ اگر عزیر ہیں تو دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔

آپ نے دعا کی تو وہ بینا ہو گئی۔ پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے اٹھ۔ یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں بھی درست ہو گئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک عزیر ہی ہیں پھر وہ آپ کو محلے میں لے گئی۔ وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے۔ جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا۔ یہ حضرت عزیر تشریف لائے ہیں۔ اہل مجلس نے اس بات کو جھٹلایا۔ اس نے کہا مجھے دیکھو میں آپ کی دعا سے بالکل تندرست اور

بینا ہو گئی ہوں۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا: میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک حلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دیکھا گیا تو وہ موجود تھا۔

(قرآن کریم، پارہ: 3، رکوع: 3، وخرائن العرفان صفحہ 65۔)

سبق: خدا کی نافرمانی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ ظالم حاکم مسلط کر دیئے جاتے ہیں اور ملک برباد و ویران ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور ایک دن اس نے سب کو دوبارہ زندہ کر کے اپنے حضور بلانا ہے اور حساب لینا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کا جسم موت وارد ہونے کے بعد بھی صحیح سالم رہتا ہے۔ ہاں جو گدھے ہیں وہی مر کر مٹی میں مل جاتے اور مٹی ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور چار پرندے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک روز سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا ہوا دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ سمندر کی مچھلیاں اس کی لاش کو کھا رہی ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد پھر پرندے آ کر اس لاش کو کھانے لگے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جنگل کے کچھ درندے آئے اور وہ بھی اس لاش کو کھانے لگے۔ آپ نے یہ منظر دیکھا۔ تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے چنانچہ آپ نے خدا سے عرض کی:

الہی! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے

گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں، پرندوں اور درندوں کے پیوں سے جمع فرمائے گا۔ لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ خدا نے فرمایا:

سبق: خدا تعالیٰ بڑی قدرت و طاقت کا مالک ہے۔ کوئی ڈوب کر مر جائے اور اسے مچھلیاں کھا جائیں یا جل کر مرے اور راکھ ہو جائے۔ یا کسی کو درندے پرندے اور دریائی جانور تھوڑا تھوڑا کھا جائیں۔ اور اس کے اجزاء منتشر ہو جائیں خدائے برتر تو انہیں پھر بھی اسے جمع فرما کر ضرور زندہ فرمائے گا اور بارگاہ ایزدی کی حاضری سے اسے مضر نہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ ورنہ خدا اپنے ظلیل سے یہ نہ فرماتا کہ ان مردہ اور قیمہ شدہ پرندوں کو بلا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الہی ان مردہ پرندوں کو بلایا اور وہ مردہ پرندے آپ کی آواز کو سن کر دوڑ پڑے۔ یہ پرندوں کی سماعت ہے۔ اور جو اللہ والے ہیں۔ ان کی سماعت کا عالم کیا ہو گا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان پرندوں کو زندہ تو خدا ہی نے کیا لیکن یہ زندگی انہیں ملی ابراہیم علیہ السلام کے بلانے اور ان کے لب ہلنے سے گویا کسی اللہ والے کے لب ہل جائیں تو خدا کام کر دیتا ہے۔ اسی لیے مسلمان اللہ والوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ان کی مبارک اور مستجاب دعاؤں سے اللہ ہمارا کام کر دے!!!

اچھالے ظلیل! تم چار پرندے لے کر انہیں اپنے ساتھ ملا لو۔ تاکہ اچھی طرح ان کی شناخت ہو جائے۔ پھر انہیں ذبح کر کے ان کے اجزاء باہم ملا جلا کر ان کا ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو۔ اور پھر ان کو بلاؤ۔ اور دیکھو وہ کس طرح زندہ ہو کر تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مور، کبوتر، مرغ اور کوا۔ یہ چار پرند لیے اور انہیں ذبح کیا۔ اور ان کے پراکھاڑے اور ان سب کا قیمہ کر کے اور آپس میں ملا جلا کر اس مجموعہ کے کئی حصے کیے اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دیا۔ اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ اور پھر آپ نے ان سے فرمایا:

چلے آؤ!

آپ کے فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔

(قرآن کریم، پارہ 3، رکوع 3، و خزائن العرفان صفحہ 66۔)

ارشادات امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ☆ بدگوئیں آدمیوں کو مجروح کرتا ہے: اول: اپنے آپ کو۔ دوم: جس کی برائی کرتا ہے۔ سوم: جو اس کی برائی سنتا ہے۔
- ☆ متواضع دنیا اور آخرت سے جو چائے گادی جائے گی۔ ☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
- ☆ جو شخص مصیبت کے وقت اول اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے، خدا تعالیٰ بھی اسکی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ☆ مسلمان کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے سے ہے، بے زہ ہونے میں نہیں ہے۔
- ☆ سخاوت مال کا پھل ہے، علم کا پھل اعمال ہیں، اور خدا کی خوشنودی اخلاص کا پھل ہے۔
- ☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا، ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ ☆ خدا کو ہر وقت ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔
- ☆ باوجود نعمت و عافیت موجود ہونے کے زیادہ لہی بھی شکوہ ہے ☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے
- ☆ حق پر قائم رہنے والے مقدار میں کم ہوتے ہیں، مگر منزلت و اقتدار میں زیادہ۔ ☆ نعمت کا بے مناسب جگہ خرچ کرنا ناشکری ہے۔
- ☆ تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔ ☆ اسنے خدا کا حق نہیں جانا، جسنے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔

HELL-FIRE

It is a fearful place. Its afflictions and sufferings are unimaginable. Its flames will be the size of huge mountains. Its depth cannot be calculated. It is said that if a stone is thrown into Hell, it will take more than 70 years to reach its bottom. Thirsty sinners will have to drink boiling oil. The people of Hell will be in different degrees of suffering according to their worldly deeds. Only non-believers will remain in Hell forever. The sinners from among the believers will ultimately go to Paradise.

IMAN AND KUFR

Affirmation of basic principles of ISLAM is called Iman.

The basic principles are known by everyone, e.g Oneness of ALLAH, the Prophethood of Prophets, Paradise Hell-fire, etc.

Accepting of Halal as Haram and Haram as Halal is kufr. Insolence towards ALLAH, the Prophets, the Angels, The Holy Qur'an and the Holy Ka'bah is kufr.

Seeking forgiveness for a kafir after his death is kufr. Committing a major sin is not kufr.

To discredit any Sunnah or any other Commandment of Deen is kufr. The denial of the finality of our Prophet ﷺ is kufr.

دوزخ

دوزخ ہولناک جگہ ہے۔ اس کی مشکلات کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس کے شعلے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر ہوں گے۔ اس کی گہرائی کا اندازہ بھی ناممکن ہے۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ اگر ایک پتھر اس میں پھینکا جائے تو اسے دوزخ کی تہہ تک پہنچنے میں ستر سال سے زیادہ وقت لگے۔ پیاسے گنہ گاروں کو ابلتا ہوا تیل پلایا جائے گا۔ دوزخ میں لوگوں کے اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق مختلف درجات ہوں گے۔ صرف کافر ہی اس میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ مسلمان گنہ گار آخر کار جنت میں آجائیں گے۔

ایمان اور کفر

اسلام کے بنیادی اصولوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

بنیادی اصول وہ ہیں جن کو ہر کوئی جانتا ہے جیسے توحید، نبوت، جنت، دوزخ وغیرہ۔

حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام، فرشتوں، قرآن حکیم اور خانہ کعبہ کی گستاخی کفر ہے۔

کافر کی موت کے بعد اُس کے لئے اُس کی مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر نہیں ہے۔ کسی بھی سنت یا کسی بھی حکم دین کو ہلکا جاننا کفر ہے۔ ہمارے نبی معظم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)

محترمہ ر ک قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

CALCULATION OF DEEDS

This will be in many ways. Some peoples deeds will be counted secretly while others openly. Some of them will be treated very harshly. Some righteous people will enter Paradise without calculation.

THE SCALE OF JUSTICE

This is a Divine balance. All good and bad deeds will be weighed on it. This Scale will be unlike the scales of this world. Its plate of good deeds will rise upward.

THE BRIDGE OF HELL-FIRE

This has been spread over the Hell-fire. It is finer than a hair and sharper than the edge of a sword. Everyone will have to pass over it. It will be the only way to Paradise. Our Holy Prophet MUHAMMAD ﷺ will cross it first of all.

People will cross it at different speeds. Some people will fall into the Hell-fire.

PARADISE

This is created for the believers. The beauty of its blessings is unimaginable. Everything it contains is extremely beautiful. It is made of gold, silver, musk and precious stones. It has rivers of water, milk, honey and heavenly wine. All kinds of foods and drinks will be available. There will not be any type of uncleanness. People will have different grades according to their worldly deeds. The most respectable people of Paradise will have Divine sight of ALLAH, The Almighty.

حساب و کتاب

حساب و کتاب مختلف طریقوں سے ہو گا۔ بعض لوگوں کا خفیہ بعض کا بالکل ظاہر۔ کچھ لوگوں کا حساب کتاب بڑی سختی سے ہو گا۔ کچھ نیک لوگ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

ھیڈ ان

یہ خدائی ترازو ہے۔ تمام اچھے اور برے اعمال اس میں تولے جائیں گے۔ یہ ترازو دنیا کے ترازو سے مختلف ہے۔ اس کا نیکیوں والا پلڑا اوپر ہو گا۔

پل صراط

پل صراط دوزخ کے اوپر بچھایا گیا ہے۔ یہ بال سے زیادہ تیز ہے۔ ہر ایک کو اس کے گزرنے سے گزرنا ہو گا۔ یہی ایک جنت کا راستہ ہو گا۔ سب سے پہلے نبی معظم ﷺ گزریں گے۔

لوگوں کے گزرنے کی مختلف رفتاریں ہوں گی۔ لوگ اس پر سے دوزخ میں گر جائیں گے۔

جنت

جنت ایمان والوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کی خوبصورتی اور نعمتیں باہر سے نہیں آتی۔ اس کی تمام چیزیں انتہائی قیمتی ہیں۔ سونے، چاندی، مشک، موتیوں اور قیمتی پتھروں سے بنائی گئی ہے اس میں پانی، دودھ، شہد اور جنتی روایں کی نہریں ہوں گی ہر طرح کے کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں گی۔ وہاں کسی بھی طرح کی گندگی نہیں ہو گی۔ مختلف لوگ وہاں اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق درجہ درجہ میں ہوں گے۔ سب سے معزز لوگوں کو جنت میں دیدار الہی ہو گا۔

RESURRECTION

Almighty ALLAH will revive azrat Isra'fil and restore the trumpet, which will be blown again. After its blowing, every one will re-exist.

That day will be equal to 50,000 years of worldly life. For pious people it will last just a few moments.

THE INTERCESSION

All of the mankind will approach our Prophet MUHAMMAD ﷺ. He will announce, "Today, this Rank is only for me." He will enter the Court of Allah and will prostrate in sajdah before Him.

ALLAH will say

"O MUHAMMAD, ﷺ Raise your head. Speak, you will be heard.

Request, you will be granted. Intercede, your intercession will be accepted." Thus we will obtain the release from Hell-fire for all believers.

THE BOOKS OF DEEDS

On the Day of Judgement, everyone will be given his Book of Deeds. Virtuous people will hold it in their right hands. Sinful people will hold it in their left hands. The chests of unbelievers will be ripped open. Their hands will be taken out from their backs and then they will be handed their records.

حشر

اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ سیدنا سرافیل اور صور کو دوبارہ پیدا فرمادے گا۔ وہ دوبارہ صور پھونکیں گے۔ اس کے پھونکتے ہی تمام چیزیں موجود ہو جائیں گی۔

یہ دن دنیاوی پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ مگر پرہیزگار لوگوں پر صرف چند لمحوں میں گزر جائے گا۔

شفاعت عظمیٰ

تمام انسان ہمارے نبی معظم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے۔ یہ منصب آج صرف میرا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنا سر اقدس سجدہ میں رکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

اے محمد (ﷺ) سر اٹھائیے۔ آپ جو کہیں گے، سنا جائے گا۔ آپ جو مانگیں گے، دیا جائے گا۔ آپ جس کی شفاعت کریں گے قبول کی جائے گی۔

اس طرح ہمارے نبی معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایمان والوں کی رہائی کا پروانہ حاصل کر لیں گے۔

اعمال نامے

قیامت کے روز ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ اچھے لوگ اسے دائیں ہاتھ میں تھامیں گے۔ برے لوگ اسے بائیں ہاتھ میں تھامیں گے۔ کافر لوگوں کے سینے پھاڑ کر کمر کی جانب سے ان کے ہاتھ نکالے جائیں گے۔ اور ان کے ہاتھ میں ان کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

YAJOOJ AND MAJOOJ

Yajooj and Majooj will appear. They will be in unbelievable large number. They will cause destruction and murder everywhere. Sayyidona Isa will pray against them and they will die.

It will rain now. Everywhere will be greenery and an abundance of sustenance.

ANIMAL OF THE EARTH

This will be a very large animal with amazing features. Now Islam and kufr will become distinguished.

The sun will rise from the west and the doors of towbah will be closed.

DEMISE OF ISA

A long period will pass after the demise of Hazrat Isa Just 40 days before Qiyamah, a cool, fragrant breeze will blow, due to which all muslims will expire. Qiyamat will establish only on the kuffaar.

QIYAMAH

No muslims will remain at all. There will be kufr everywhere. Suddenly, Qiyamah will be established.

یاجوج ماجوج

حوج ماجوج ظاہر ہوں گے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو گی۔ یہ ہر جگہ قتل و غارت کریں گے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے یہ ہلاک ہو جائیں گے۔

اب بارش ہو گی۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہو جائے۔ رزق کی فراوانی ہو جائے گی۔

وَابِئَاتِ الْأَرْضِ

یہ حیران کن اعضاء والا جانور بہت بڑا ہو گا۔ اس وقت اسلام اور کفر مکمل طور پر ظاہر ہو جائے گا۔ یہ علامت بھی بھی نہ بدلے گی۔

جب آفتاب مغرب سے طلوع ہو گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

وَمَا يَكْفُرُ إِلَّا كُفْرًا

سیدنا عیسیٰ کے وصال کو ایک لمبا عرصہ گزرے گا۔ ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی۔ جس سے تمام مسلمان انتقال کر جائیں گے۔ قیامت صرف کفار پر قائم ہو گی۔

قِيَامَتِ

جب کوئی مسلمان بھی نہ رہے گا۔ ہر طرف کفر ہی فر ہو گا۔ تو اچانک قیامت قائم ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَسْمِیَةُ النَّسَبِ

عالمی تنظیم اہلسنت

تحریک عالمی ہے، تنظیم اہلسنت
ہر سمت چھا رہی ہے، تنظیم اہلسنت

رکھ کر یقین کامل، ہو جاؤ اس میں شامل
آواز وقت کی ہے، تنظیم اہلسنت

قائد ہیں ہم افضل، تیاری ہے مکمل
منزل کو چل پڑی ہے، تنظیم اہلسنت

چھٹ جائینگے اندھیرے، ہو جائینگے سویرے
جذبوں کی روشنی ہے، تنظیم اہلسنت

جوں جوں رکاوٹوں کا، انبار لگ رہا ہے
توں توں نکھر رہی ہے، تنظیم اہلسنت

شیخینؑ پر فدا ہے، عثمانؑ بھی قرباں
گرویدہ علیؑ ہے، تنظیم اہلسنت

فیضانِ اس کا سارا، منشور مفرد ہے
ملت کی بہتری ہے، تنظیم اہلسنت

☆ رضوان اللہ علیہم

پروفیسر فیضان رسول فیضان کے تحریر کردہ اس ترانہ کی ریکارڈنگ انہی کی آواز میں مکمل ہو چکی ہے، کیسٹ اور سی ڈی جلد دستیاب ہو جائیگی۔ انشاء اللہ!

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

فہرنامہ

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کو روکنے کے لیے 29510 کاٹاؤ لگائے، مسرت دیگر ملک بھر میں سخت احتجاج ہوگا

دفاع اسلام محاذ کے زیر اہتمام لاہور میں بہت بڑی احتجاجی ریلی سے مقررین کے خطابات، پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری، ڈاکٹر مفتی سرفراز احمد نعیمی، صاحبزادہ سعید یار، میاں محمد حنفی سیفی، انجینئر سلیم اللہ، سید مصطفیٰ اشرف رضوی، مفتی محمد عابد حسین، حکیم جواد الرحمن، سید شاہد حسین گردیزی و دیگر کی شرکت

رسول اللہ ﷺ کے گھر و جائے پیدائش کو ختم کر کے فائیو سٹار ہوٹل بنانے کے سعودی فیصلے پر حکومت پاکستان فوری ایکشن لے: پیر محمد افضل قادری
سب مسلمانوں کیلئے افسوس ناک فیصلے کو ختم کرانے کیلئے بھرپور کوشش کرونگا: وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کاملاقات میں پیر صاحب کو جواب

عالم اسلام قرآن کریم کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا سختی سے محاسبہ کر کے سازشوں کو ناکام بنا دے: پیر محمد افضل قادری
سانگلہ بل میں قرآن مجید کے سینکڑوں نسخوں کو جلانے کے خلاف اجتماعی جمعہ سے امیر عالمی تنظیم اہلسنت کا خطاب

طریقہ نماز کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا ایک ملحد کفر و ازا اقدام ہے، حکومت اس سے باز رہے: پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری

نماز کے طریقہ کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا مسلمانوں کو ملحد و بے دین بنانے کی کوشش ہے: صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری

نبیوں نے کہا ہے کہ حدود آؤڈینس، قانون ناموس رسالت، جہاد و شہادت اور شرم و حیا اور دیگر اسلامی اقدار کو شدید نقصان پہنچانے کے بعد اسلام کے اہم ترین رکن نماز کے طریقہ کو نصاب سے خارج کرنا دشمنان اسلام کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کی اسلامی اساس کو ختم کرنا ہے۔
نبیوں نے کہا کہ تباہ کن زلزلہ کے بعد بھی ہمارے حکمرانوں کے دلوں میں خوف خدا پیدا نہ ہونا اور ان کا اسلام شکن اقدامات سے توبہ نہ کرنا اس امر کا قیاس ہے کہ حکمرانوں کا ایمان مردہ ہو چکا ہے، اندریں حالات اگر علماء و مشائخ اور دیگر دینی حلقوں اور عوام المسلمین نے حکومت کو اسلام شکن اقدامات سے نہ روکا تو تاریخ اسلام انہیں معاف نہیں کریگی اور وہ خدا کے قہر و غضب سے بچ نہیں سکیں گے۔

ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک 18، 19، 20 محرم الحرام کو بھیرہ شریف ضلع سرگودھا میں منعقد ہوگا

حضرت پیر معروف حسین نوشاہی کے صاحبزادے کی وفات پر ادراہ کی جانب سے تعزیت اور مرحوم ولواحقین کیلئے دعا خیر

پیشوائے اہلسنت نے اعلیٰ سرکاری حکام کو ہجرات کے ایک معروف چوک میں 35 سال سے قائم مسجد کو گرانے سے روک دیا

جامعہ کے شعبہ جات و کچھ گروہی مسرت ہوئی، ادارہ و اتنی دینا اسلام کی تنظیم دینی درصگاہ ہے

فارغ کے سربراہ پیر محمد افضل قادری اور صاحبزادہ محمد عثمان ملی قادری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں: چھ ہدیوں و چاہت حسین

اہلسنت و جماعت (بریڈی) کی درگاہیں صوفیا، اسلام کی خانقاہوں کی طرز پر پر امن انداز میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا کام کر رہی ہیں جبکہ دوسرے کتاب فکر کے کئی مدارس ایجنسیوں نے فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کیلئے استعمال کئے ہیں: پیر صاحب کی چوہدری و جاہت حسین ایم این کو بریفنگ

سکولوں کا لچکوں میں رکھیں، پیر پانچویں لگائی، اور آفاقی خانی کا ڈاکٹریشن سے الحاقی و نصاب تعلیم میں غیر اسلامی تبدیلی سے انکار کیا

ایسے فیصلے جناب پیر افضل قادری صاحب کی مشاورت سے کرتا ہوں، جامعہ قادریہ عالمیہ جہاں سینکڑوں طلبہ و طالبات کیلئے فری انتظامات ہیں اس جیسے مدرسے سب سے بڑی این جی اوز ہیں، صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود نے نیک آباد میں صاحبزادہ محمد علی کیلئے فاتحہ خوانی کی، اور خیالات کا اظہار کیا

عالمی تنظیم اہلسنت ضلع لاہور زلزلہ زدگان کی امداد میں پیش پیش، عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی رہنما سید مصطفیٰ اشرف رضوی، عمران اشاعت سید شاہد حسین گردیزی، ضلعی رہنما، پیر سید عزیز شاہ، اور دیگر قربانی کا گوشت اور جانور زلزلہ زدگان کو پہنچانے

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Registered
CPL 127

Monthly **Awaz-e-Ahlesunnat**

ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph. (0092-53) 3521401-2 Fax. 3511855

باسم القادر

شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین مردانہ دادوست دروست یزید حقا کہ بنائے لالہ است حسین علیہ السلام

خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلامیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

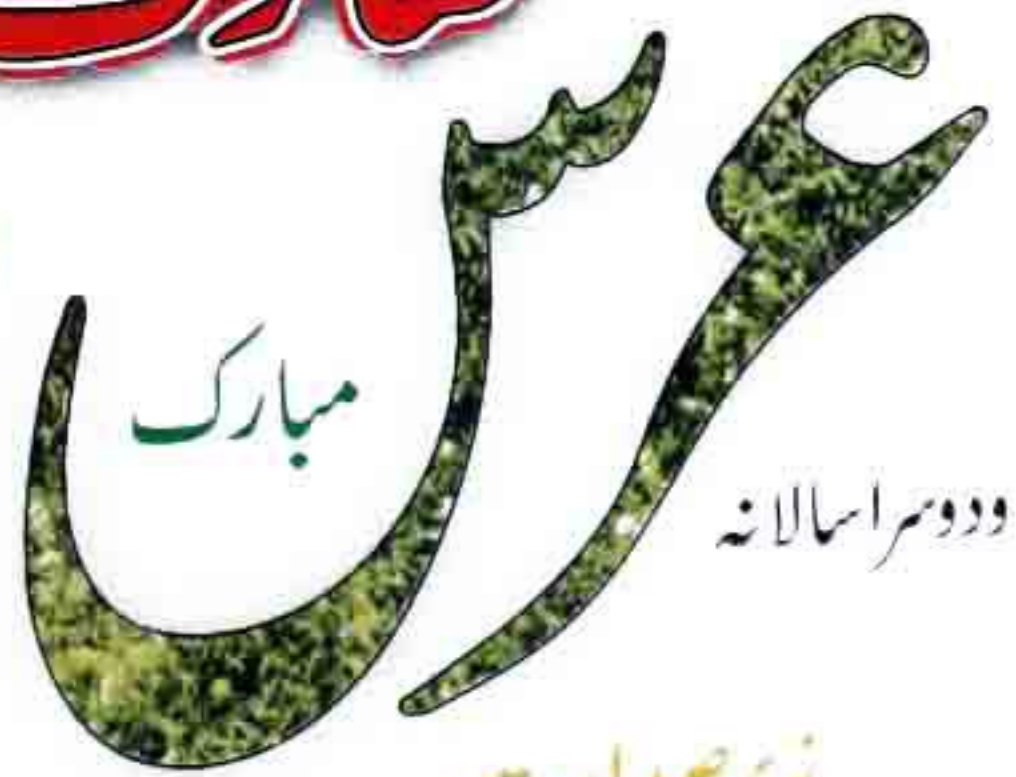
شہادت کر بلا کا نفرنس

سالانہ

قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ، آفتاب طریقت و شریعت

حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قدس سرہ العزیز

10 محرم الحرام یوم عاشورہ صبح 9 بجے تا نماز ظہر



زیر صدارت

پیر محمد اسلم قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلامیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات مدظلہ العالی

تلامذہ، مریدین، و عقیدتمندان قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں

اور تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔ خواتین بچے ساتھ نہ لائیں

ختم قرآن شریف: وقت و تاریخ وصال کے مطابق 25 ذی الحج 1426ھ بمطابق 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 10 بجے دن خانقاہ شریف میں اجتماعی قرآن خوانی ہوگی اور 11 بجے حضرت سجادہ نشین مدظلہ تربیتی خطاب فرمائیں گے جسکے بعد چادر پوشی و دعا ہوگی۔ قریب کے مریدین و تلامذہ ختم شریف میں شریک ہو کر فیوض و برکات حاصل فرمائیں۔

الداعی الی الخیر:

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری، ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بابائی پاس روڈ گجرات پاکستان

0333-8403748 0300-9622887 Web site: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: Qadri@ahlesunnat.info